

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي ارسل رسولا بالهدى والصلوة والسلام على جبيه ورحمة افضل  
 المرسلين ونجا آخرها لاني انا على الله المستشرقين بصحته وصحة الفرحين  
 ببقائه وبعثته فكانوا هداة المهدي وقادة الوري اما ابو قحيفة محمد ويدا على  
 الرضوي الخفي نجدت جميع مومنين منصفين اور علماء را سخين حق كزين متمسك به  
 كه يربات قوسب پر خوب ظا هر ہے كه در باره قيام بوقت اتلاع بشارت و شروہ ولادت  
 سيد الانام عليه الصلوة والسلام با هم علماء و ہندوستان میں كقدر تنازع ميور ہا ہے اور ہا  
 تنازع فقط اس امر پر ہے كه مالفين بوجہ عدم ثبوت كسي دليل قوی كے ثبوت قيام میں كچھ تنازع  
 حرمين اور سلف صالح منع كرنے میں سعي كرجي ہين اور شيتين بخبر اتباع سلف يا علماء حرمين كرمين  
 چنكه كوئی نص قرآن يا حديث صحيح يثبث نہيں كر سكتے لامحالہ بدعت حسنه كهكر او سكي اثبات احسنت میں  
 زور لگا رہے ہين لہذا يہ سچيدان ہميشہ بتمی بارگاہ يردان رہتا تھا كه خداوند اگر تيرے نرديك  
 في الواقع يہ امر ممنوع ہي كجكو اليہ دليل مخالفت سوچھا كه مرفع نزاع علماء و منصفين اور دافع لفظي كينہ  
 كي فضلا و رتئين ہو جاوے اور علماء حرمين اور فضلا و عرب و غرب و سلف صالح اور شيو ايان حال  
 شل حاجي امداد اللہ امداد اللہ فيضہ جيسے بزرگان دين پر حرف تقية يا بدعت او فسق زبان پر نہ  
 آوے اور اگر في الحقيقة يہ قيام مروجہ سلف صالح و علماء اكرام تيرے نرديك لم محبوب موجب  
 خير و ثواب اليہ دليل واضح ہي كجكو مطلع فرما كه جكا كوئی عالم منصف انكار نكر سكه مگر جب كلام النين  
 كو ديكا اثبات بدعت قيام ہذا كا ارادہ كيا كجنا سق مبعثي بنائے علماء مكہ و مظلہ مدنيہ منورہ اور  
 فضلا و عرب و غرب اور تير علماء سلف اور اكثر علماء و مشايخ حال شل مولانا حاجي امداد اللہ  
 صاحب مہاجرہ اللہ ظلہ و مولانا رحمت اللہ صاحب غيہ اور كوئی امر نظر نہ آيا اور جب

احادیث فضائل علماء کہ مطبوعہ مدینہ منورہ اور اہل عرب مغرب کو دیکھا اور بقیہ دست یکتب  
انفال معمولہ اہل حرمین کے ساتھ حجت بکرنی سلف صالح مثل امام مالک امام بخاری رحمہما اللہ  
کی طرف نظر والی روح کا نہ گئی لامحالہ ائینہ کمال ہو گیا اگر ایسے ایسے فضلا و کلا حرمین مکرمین کہ مکی  
بدون اقتدا کے جماعت اولیٰ مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں ہونا محال ہی اگر حقیقت بوجہ مجلس میلاد  
مشترک قیام وغیرہ امور متوجہ یہ سب بلقی ہوتے کہ جبکہ اولیٰ درجہ حق پرانہ ہیں اور سب سچے ایام حرمین  
نماز و تہجد ہے نہ او کو مسافح کر کے کوا سٹے نماز فاسق سمجھ کر وہ تحریر واجب الاعداد ہوتی ہے کما ہو  
ظاہر ہو کہ کتب الفقه و قدوس حناہ فی مسائلنا المسمیٰ برسول اکرام سن کلام سید الانام فی زبان  
فارسیہ نقل کیا ہوں ہے اور تصدیق کی جاتی ہے رسالہ میں حکام رسول اکرام سن کلام سید الانام علیہ السلام ہے اس میں  
۴۲ اصول مسائل المختارۃ والاولیٰ والقیام مولانا مہاجر بن سبیل اللہ مرشد علماء ادیبہ  
ذکر قدس سال محمد صمد و عہدہ اور ذکر مذکورہ اور قیام مولانا مہاجر بن سبیل اللہ مرشد علماء ادیبہ  
و کنگوہ بیر طریقت مولوی رشید احمد صاحب مولانا قاسم رحمۃ اللہ جیسے بزرگان دین کے کوئی خاص  
اوراد اللہ صاحب انام اللہ نبوہ کہ جو ہمیشہ مجلس میلاد شریف منہ قیام وغیرہ امور متعالیٰ حرمین کرتے  
رہتے ہیں چنانچہ رسالہ در النظم پر تقریظ حاجی صاحب مدوح شاہ بغدادی ہے اور نیز متواتر ہر  
سال زبانی علماء اور عات الدش کے

تمونہ احادیث فضائل عرب منقول قول امام مالک بخاری رحمۃ اللہ علیہ  
عن صاحب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلط القلوب والحنفاء فی المشرق  
ماہر بنی اللہ منہ ہے فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت رلی اور حفا شرق والون  
والایمان فی اہل الحجاز۔ رواہ مسلم عن ابی و قاض قال قال رسول اللہ  
بنی اور ایمان کمال کہ مدینہ والون بنی، یہ مسلم ترمذی کے حدیث صحیح ہے۔ ابی و قاض فی اللہ منہ ہے فرمایا  
صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں اہل العرب ظاہر بن علی الحق حتی تقوم الساعة  
اور بنی و قاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رکھے اہل معرفت یا اہل کتبہ عرب الی بنی و قاض  
رواہ مسلم۔ الفضاہ اور امام بخاری نے صحیح بخاری میں اتفاق علیہ القرآن علیہ ایک باب میں لکھا کہ  
فضائل اور حقیقت اہل حرمین پر بہت سی احادیث نقل فرمائی ہیں اور امام مالک علیہ الرحمۃ و تاجماع  
حرمین کو ضی جوت فرماتے ہیں اور بعض امور میں دیگر علماء میں دیکھو کتب اصول اور فقہ کو ۱۲ منہ غیر اللہ  
واللہ

جب حج لے آئے ہیں ہمیشہ کرنا حاجی صاحب موصوف پرورش مولانا رشید احمد صاحب کا  
 مجلس میلاد مع قیام فرحت بوقت ذکر ولادت سنتے رہتے ہیں یہ علماء ہندوستان جو اظہار  
 کسی مصلحت سے انکار قیام وغیرہ کرتے ہیں کبھی ان کے سلسلہ میں نہ رہتے ان کی خلافت  
 بیعت نہ کرتے جب اس امر میں زیادہ غور کیا گیا معلوم ہوا کہ غالباً منع کرنا بعض علماء ہند  
 مریدین حاجی صاحب کا شاید بوجہ غلو بعض جہاں سکے ہوگا جو تالیجاتے ہیں گانے کے قوال  
 پر دود و آدمی ٹیپ کے مثل گوتوں کے دو طرفہ بٹھا کر ذکر میلاد کو تال مسرت سے گاتے ہیں گو  
 کبھی عمر بہر نماز نہ پڑھی مگر مجلس میلاد کرتے ہی قطعاً جنتی بناتے ہیں بجاتے ہیں نہ احتیاط  
 مال حرام نہ اجتناب امور مکروہ اور امور بدعت۔ ڈار ہی منڈے بعض جاہل پڑک  
 پڑھنے بیٹھ جاتے ہیں چنانچہ مولانا رشید احمد صاحب جیسے قلیع بدعت پابند شریف  
 و طریقت نے جب ان سے مسئلہ چاہا ناپاک اور مسئلہ قیام مجلس مولد شریف دریافت کیا گیا  
 اپنی اخیر خط میں جنکی نقل منع نقول دیگر مکتب مولانا اور العن کا تب الحروف و برج رسالہ  
 ہذا ہے صراحتہ تحریر فرمادیا کہ تم اپنی تحقیق پر عمل کرو اور یہ امر تو ظاہر ہے کہ کبھی کوئی عالم  
 ربانی کسی کو کسی امر بدعت کی اجازت نہیں دے سکتا وہ تو مطلقاً منع ہی کرے گا خواہ  
 کوئی مانو یا نہ مانو اور مسائل کی جہاں تک ممکن ہوگا تنفی کرے گا مگر ان جب یہ منظور ہو کہ <sup>سے</sup> السکوت  
 فی معرض البیان بیان مگر مولانا نے ہم کو تو صراحتہ اجازت دیدی کہ کسی مصلحت سے اپنا قیام  
 کرنا کرنا موار و فرحت و سرور پر معرض سکوت میں رکھا نہیں سکوت ہی نہیں جواز کی تصریح  
 تو مکتب مولانا میں عموماً ہے ذرا مولانا کے خطوں کو بغور ملاحظہ کرو <sup>۱</sup> الحاصل یہ تو فنی  
 سونق بلفرض ازالہ افراط و تفریط تحقیق امر مذہب میں قلم اوٹھایا بفضل اہم تحقیق ایک سالہ ضخیم  
 سونق بذرائع و ائمہ و براہین قاطعہ سرور و بدعات مکروہ و امور قبیحہ تیار ہو گیا مدت سے  
 ایک دو ضابطہ اور کلیہ ثبت سنت ہوئے قیام ہذا کے بخدمت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی  
 سے یعنی جب رہنمایان کرنے کی جگہ بمنزلہ بیان ہی ہوئے ہے مثل مشہور جی الحامی و شیخیم رضا۔  
 سے ضابطہ ایک قاعدہ کلیہ کو کہتے ہیں جمعہ ان بطریق مناجات خوش الحانی سے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور

پیش کرنے کا ارادہ کرتا تھا مگر بموجب کل امر مرہون باوقا ہا عرصہ دراز تک یردک التواہین  
 برہاد نیوالا بفروت مسئلہ بارت پچاہ کجفدور مولانا مدوح استفتا سیمینی کی سخت ضرورت  
 پیش آئی اس ضمن میں الحمد للہ کہ دوضابطہ کلیہ دلیل قیوت سنت ہونی قیام متنازعہ فیہ کا  
 تحریر مولانا موصوف بھی پورا اطمینان ہو گیا اگر یہ باعتبار صراحت مسئلہ کنون کا منتخب  
 مولانا غیر قابل المینان ہے چنانچہ نقول خطوط اور فتاوا مولانا رشید احمد صاحب کالج  
 جو سورہ النضر و حشر نقل کئے جاتے ہیں امرنم اخوب واضح ہوتا ہے گے کا واضح ہو کہ بخود  
 انتشار ذہن ناظرین چونکہ توہین مسنون کے سوال و جواب ترتیب وار ہیں اور بیہودہ  
 جواب ہر مسئلہ کا سوال سے دور بجایا ہے لہذا مضمون ہر خط کو جو دو سو سوال کیا ہے  
 شرکت رکھتا تھا دو سو مسنون کے ساتھ مکرر لکھ دیا ہے اور جس مضمون کو فقط ایک  
 ہی مسئلہ کے ساتھ تعلق تھا اسکو لیندہ اسی کے ساتھ نقل کر دیا ہے جس کسی کو کسی مضمون  
 میں درسا بھی مشہدہ اصل خطوط ظہری اور دھلی مولانا مدفعہ لغافہا و مہری ڈاکخانہ احقر  
 کے پاس موجود ہیں مطابق کر کے دیکھ لیں۔ و اذکافی اللہ مشہد۔

### عریضہ کاتب الحروف

از فقیر عبد محمد دیدار علی الحقی لہا البیعت فیض موبہبت مولانا منطہنا رافع السنۃ قانع الثبت  
 مولوی رشید احمد صاحب اہام اللہ رشده السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور حدیث  
 اک جہناری شریف میں ہے اوہین یہ عبارت ہے۔ مکان اول کلمہ تکلم  
 بہا یا عائشہ اما اللہ فذہبنا بک نقالت اُمی قوی الیہ فقلت واللہ لا اقوم  
 ولا احمل الا اللہ۔

حدیث اک وہ حدیث ہے جس میں ذکر ہے تہمت لگانے والوں کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہیں جب اولیٰ کی آیتیں  
 مار لی گئیں وہ کہہ ہوایہ تم نہ ل دو آیت صحت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تھا کہ اسے عائشہ نے تحقیق  
 سے کر دیا تھو اللہ نے پس کہا میری ماں نے کھری ہو تو اسے عائشہ طرف حضرت کے لڑکے اور اس کے رسول اللہ  
 پس کہا میں نے تمہارے اللہ کی دشمنی جو کی میں اور یہ شکر کروں گی میں اللہ کا کہ حقیقت میں اسے جو  
 سے کیا اور نہ کسی سے میرا ساتھ دیا تھا۔

شائع قسط لانی شرح لفظ قومی الیہ میں تحریر فرماتے ہیں اسی کا منہل ما بشرک بہ اس  
 حدیث سے ظاہر ہے کہ قیام بوقت سنتے کسی بشارت کے خواہ بجانب بشر حقیقی یا مجازی سنت  
 تقریری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کتاب النکاح بخاری شریف میں ہے البصر النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نساء وجیباً ما مقبلین من جرس فقام مہتاً قال فی التوشیح قائم الیہم فہما بہم  
 متفضلان علیہم۔ اس حدیث سے صراحتہ مفہوم ہوتا ہے کہ بوقت کہنے امر فرحت اظہار تحریر کیا  
 کہرا ہونا سنت فعلی حبیب اللہ ہے لہذا گزارش ہے کہ اب بھی ایسے موقع پر اگر قیام کیا جاوے  
 سنت ہے یا ناجائز اور بصورت عدم جواز نسخ کوئی حدیث ہے مگر گزارش یہ ہے کہ  
 بخیاں عدم فرضی حضور ایک فتویٰ مرتب کر کے اور ایک استفتاء ارسال خدمت ہے اگر صحیح  
 ہو مشرین بہر فرما کہ بذریعہ نکتہ نفوف واپس مرحمت ہو ورنہ امر حق سے دلائل بروایات معتبرہ مطلع  
 فرادین والسلام۔ مکتوب گرامی مولانا رشید احمد صاحب جواہر لایضہ احقر  
 از بندہ رشید احمد عفی عنہ بوسلام سنون عرض آنکہ آپ کا کمرست نامہ پہنچا در باب قیام یہ  
 عرض ہے کہ قیام صد لایقہ آپ کی دست بوسی کیواسطے تھا کہ اظہار فرحت و سرور اور شکریہ  
 کو متضمن ہے علی ہذا انوار الضار کیواسطے طبعی قیام تھا کہ محبوب کو دیکھ کر بیجاختہ قیام ہو جاتا  
 سو یہ قیام ممنوع نہیں اب بھی درست ہے کوئی اسکا نسخ نہیں آپ صحیح لکھا ہی فقط

عہد و اجماع ہو کہ لفظ قومی الیہ حدیث مذکور میں جو کلام ہے مقلد ہے حضرت عائشہ کی مالک اوسکی شرح معانی میں قسط لانی بخاری  
 شریف کہ شائع فرماتے ہیں کہ قومی الیہ یعنی گہری ہو تو حضرت کی طرف بسبب اشارت سال حضرت مکوسات آیات ہالک اسنی کر انہی نے  
 عہد سنت تقریری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے تھا کہ اظہار فرحت و سرور اور شکریہ کو متضمن ہے علی ہذا انوار الضار کیواسطے طبعی قیام تھا کہ محبوب کو دیکھ کر بیجاختہ قیام ہو جاتا  
 فعل بمنزلة قول فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتا ہے کہ اظہار فرحت و سرور اور شکریہ کو متضمن ہے علی ہذا انوار الضار کیواسطے طبعی قیام تھا کہ محبوب کو دیکھ کر بیجاختہ قیام ہو جاتا  
 سے لایقہ عیون اور لا کون کو قیام الضار سے آتے ہوئے ایک شادی میں سے پس کہرے ہوئے آپ اپنی خوشی کے  
 ساتھ خوشی ظاہر فرمائے کہ چنانچہ شرح توشیح میں ہے کہ اوسکے ساتھ خوشی ظاہر کر نیکی و لبور و مہربانی کے کہرے ہوئے  
 چنانچہ بعد قیام فرمایا — اللہم انتقم منی حبیب الناس آتی یعنی تم لوگ مجھ کو سب سے پیارے ہو پس  
 تمہاری خوشی سے میں بھی خوش ہوا اور بغرض ظاہر کرنے اسی خوشی کے کہرا ہو گیا منہ عفی اللعنه ۱۲  
 عہ یعنی حضرت عائشہ رضی

یعنی کوئی ایسی حدیث نہیں جو اس قسم کے قیام کو منع کرے ۱۲ منہ غفر اللہ لہ و لوالدہ و لاسانہ

## سوالیفہ دیگر کاتب الحروف بحجاب مکتوب ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر حقیر محمد دیدار علی الخفای لوالینہ مست فیض سو حیت حضور مجمع النور  
 رافع السنت قاصح البدعت مصد خیر وبرکت مولانا مرتدا مولانا رشید احمد صاحب امام اللہ  
 رشدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کرامت نامہ شرف صدور لایا نہایت ممنون و  
 شکور فرمایا شوق حضور ہی حضور کو وچند نر حایا گرجی یہ ہے کل آفرین جنوں یاد قاتل  
 امیدار ہوں کہ تا حضور ہی حضور اوقات خاصہ بین ویا خیر سے محروم نہ کہیں اللہ عا وبارہ  
 حدیث قیام حضرت عائشہ صدیقہ بوقت سماع آیات طہارت ویا کد امنی اور حدیث قیام  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویت لساہ النہاریہ حضور سبے تحریر فرمایا کہ یہ قیام ابھی  
 ممنوع نہیں درست ہے اسکا نام بخ نہیں صحیح لکھا ہے۔ یہ تو بہت صحیح و درست گزرتا ہے  
 نہ فرمایا کہ قیام صدیقہ دست بوسی کیواسطے تھا اسپر کونسا فعل حدیث دال ہے یا کسی وجہ  
 معتبر نے لکھا ہے علی ہذا قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طبعی اضطرابی ہونا مکان  
 معلوم ہوتا ہے بنظر عبارات حدیث انک کہ جو تہامہ بخاری شریف میں غالباً تین حیا  
 جگہ وارد ہے فقط اتنا معلوم ہوتا ہے کہ قیام حضرت عائشہ صدیقہ بموجب وکثر قول لا اقوم  
 الا للہ کی محضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان حمد و ثناء بیشتر تحقیقی نہ اندر کہیم کیواسطے  
 واقع ہوا اور فرمان و آل میں حضرت صدیقہ برائے قیام محضر رسول اللہ میں بیان حمد و ثناء  
 بیشتر مجازی کیواسطے تھا کہ وہ ذات بابرکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہی چنانچہ  
 قطلانی قوی الیہ کی آگے تحریر فرماتے ہیں انک لاجل ما بکثر لہ بہ اور حاشیہ  
 قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلم سے جو لساہ النہاریہ کہ ویکہر قیام واقع ہوا اور  
 بہ وایت راجح فقط اتنا معلوم ہوتا ہے کہ او شیریں ظاہر کرنا منظور تھا کہ متے کو محنت

عہ ہر امر ایسے وقت یہ موقوف ہے ۱۲ منہ بعد اللہ۔

عہ مشر کہتے ہیں اوس شخص کو جو کوئی جو تحری یہ پہنچا دے ۱۲ منہ



ہے تمہاری خوشی دیکھ کر ہم بھی خوش ہوئے ہیں لہذا آپ نے تکلف قیام فرمایا نہ کہ طبعاً  
اضطراراً لکھا ہوا ظاہر ہے شرح بخاری شریف سے جہاں نام فتح الباری لکھا شراح نے تو رقم مثنوی معنی  
قام قیاماً قویاً مآخوذ من المدة وہی القوة ای قام الیہم مسرعاً  
ہوئے کہ کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واسطے کہ مٹنا کا مادہ نہ بنت یعنی قوت یعنی کھڑے ہوئے آپ کی طرف جلدی  
مشدد افی ذالک فرمما بجمع وقال ابو روان بن سراج ورجحہ  
او کی خوشی کے ساتھ فرحت ظاہر کر نیکی شدت سے اور کہا ابو میزان بن سراج نے اور ویکو فرج دہی  
الفرطی انه من الالہتک لان من قام لہ البقی صلی اللہ علیہ وسلم واکرمہ  
فرطی نے کہ اسکا معذور امتنان ہے یعنی احسان رکھنا اس واسطے کہ جس شخص کو اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بذلک فقد امتن علیہ بشیء اعظم منہ وقل بن بطال عن القاسمی  
اور اگر ائمہ اپنا اسکا ساتھ اس قیام فرحت کو پس بیک احسان کیا آپ پر بہت ہی بڑا احسان اور نقل کیا ابن ابطال محدث نے  
قیام مثنوی ای متفضلاً علیہم بذالک وکانہ قال عین علیہم مجتہدہ قال  
قاسمی کہ لفظ متناک جو حدیث میں بھی حاصل یعنی پہنچا کہ آپ اور پیغمبر اس قیام کرانی ہر بانی ظاہر فرمائی گویا احسان کیا آپ اور پیغمبر  
عیاض بخارجہما مثلاً یعنی بالتشدید ای مکلفاً نفسہ بذالک  
مجتہد ساتھ قیام فرحت کرنا قاضی عیاض محدث متبرک کہ ایک روایت میں لفظ متناک جگہ حدیث مذکور میں مثلاً کا لفظ ہی یا ہر پس  
اور یہ آپ تحریر فرمائی ہے چکی کہ اسکا کوئی تابع نہیں پس مواقع خوشی اور بیان حمد و ثنا و بشرو منعم میں  
خواہ وہ حقیقی ہو یا مجازی بہت اعلیٰ بلا تکلف ایسا قیام اب بھی سخت مسنون ہوا لہذا اگر اشرار  
کہ یا تو فقط یہ تحریر فرمائے کہ تمہاری تحسیر بیکہ درست ہے ورنہ قیام اضطراری اور بطریق دست  
بوسی ہوئے پر قرینہ لفظی یا کسی شراح کے قول سے مطلع فرمائے والسلام علیک پکانیار منہ  
محمد ویدار علی حنفی مرفوعہ ۳۳۳ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ ہجری۔

مکتوب جوابی مولانا رشید احمد صاحب الممۃ

از بندہ رشید احمد بد سلام مسنون آنکہ بندہ کو ایسی تحریر سے معذور فرماوین اور جو آپ کے نزدیک

ایک نسخہ بھی ہوئے کہ ان کی طرف سے لکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر سے ہوئے۔

تحقق ہے اور سپر عمل فرماوین فقط۔  
 اب جب مکاتیب مولانا سے کلیتہً ہٹا دیا گیا ہے اجازت ملگنی کہ جو آپ کے نزدیک تحقق ہے  
 اور سپر عمل کرو اور بموجب حدیث ایک ہجاری شریف یہ قاعدہ کلیہ ہے پائے ثبوت کو پہنچ  
 گیا کہ بوقت سننے کسی خوش خبری اور بشارت کے ہر ایک سننے والے کو جس کے نزدیک بشارت  
 فی الواقع بموجب فرحت و سرور ہے کہ ہر اموار شکر یہ بشارت مانیو لے ہجاری کا یعنی جو اوپر  
 بشارت نامہ کو مٹا دے سنت تقریری ہے علی ہذا مثل حضرت عائشہ کے کہ انہوں نے بوقت  
 سننے اپنی پاکدامنی کی خوشخبری کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قطع نظر کر کے بیشتر حقیقی یعنی  
 خداوند کریم کی طرف حضور رسول اللہ میں قیام کر کے شکر ادا کیا چنانچہ اس قیام کی طرف بانی حدیث  
 بھی اشارہ کر رہا ہے اور مولانا خود مہولوی رشید احمد صاحب ہی قیام حضرت عائشہ کا حضور  
 رسول اللہ میں اپنے اول خط میں اقرار کر چکے ہیں خواہ یوں کہو کہ بوقت سننے حضرت عائشہ  
 کے فرمان اپنے والدین کو واسطے کہے ہوئے کے رسول اللہ صلی اللہ کے شکر یہ کہ حضرت  
 عائشہ نے استحقاق قیام اور شکر یہ کا بیشتر حقیقی خداوند کریم کے واسطے حضور رسول اللہ میں  
 اقرار کیا بہر حال اس طرح اگر کوئی بوقت سننے کسی بشارت کے مانیو لے سے قطع نظر کر کے  
 اصلی بشارت رسان کا کھڑے ہو کر شکر ادا کرے خواہ نہ با ایک آدمی اگر وہ بشارت کو یک  
 ساتھ مخصوص سے مثل بشارت پاکدامنی کے کہ فقط حضرت عائشہ کے ساتھ مخصوص ہو کر  
 باہر آدمی اگر وہ بشارت سب کی واسطے برابر کیساں بشارت ہے سنت تقریری ہے اس طرح  
 مکاتیب مولانا ممدوح سے یہ بھی خوب واضح ہو گیا کہ بموجب حدیث قیام رسول اللہ  
 بوقت دیکھنے عورتوں انصار کی کسی شادی سے آتے ہوئے کھڑا ہونا بوقت دیکھنے کسی  
 امر فرحت کے اور کھڑے ہو کر خوشی ظاہر کرنا اور خوشی کرنا والوں کی صورت بنا کر شریک  
 خوشی ہونا سنت فعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے  
 کہ اگرچہ بشارت نزول قرآن ظہور اسلام پیدا ہونے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 وہ بشارتیں ہیں کہ جنکی ظہار فرحت کی واسطے باتفاق اکثر مفسرین کے خود خداوند کریم اپنے



کلام واجب التعظیم والتکریم میں یوں ارشاد فرماتا ہے قل بفضل اللہ وبرحمۃ قبلہ لا تظلمون  
 ظیفری اھو خیر مہیا کجھوون یعنی کہہ دے تو اے محبوب کہ ساتھ فضل اللہ کے  
 جو ظہور سلام اور نزول قرآن ہے اور ساتھ رحمت اوسکی کے جس سے مراد  
 ذات مظهر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے مومنو نیل لازم ہے کہ خوشی کریں  
 اور اوسکی خوشی میں اپنے مالکو خرچ کریں چنانچہ فرمایا اھو خیر مہیا کجھوون یعنی اس خوشی  
 میں مالکا خرچ کرنا بہت ہے اوس سے جو وہ جمع کرتے ہیں مگر بشارت ولادت سول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بشارت واجب التعظیم والتفیج ہے کہ اس خوشی کا اظہار  
 اس خوشی میں کھڑے ہو کر دو دو پڑھینو لون ملائکہ کے ساتھ مشابہت پیدا کرنا۔ اس  
 بشارت کو مولد خوان سے جو بظاہر بشر مجازی سے سنکر مثل حضرت عائشہ کے  
 بجانب مبشر حقیقی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغرض ادا و شکر ساتھ صلوة و سلام  
 کے قیام کرنا یا اللہ کو مبشر حقیقی سمجھ کر بجانب مبشر مجازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بحب اسے والدین حضرت عائشہ قیام کرنا اور صلوة و سلام کیساتھ شکر یا اللہ کو  
 کمال ایمان بلکہ عین ایمان ہے بخاری شریف کی حدیث صحیح میں وارد ہے قال النبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن بالحدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس  
 اجمعین یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوگا کوئی تم میں جسے یہاں تک  
 کہ ہو باوان میں اوسکو پیارا ازباده باپ سے اولاد سے تمام آدمیوں سے اور  
 ظاہر ہے کہ جب ادنی ادنی خوشیوں کی خوشخبریوں کے اظہار اور اوسکے شکر یہ ارا کر نہیں

ہ لغیر کا شفی وغیرہ میں ہے۔ گفتہ اند کہ فضل قرآن رحمت اللہ یا ازاہل ان گردانیدیا  
 رحمت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سولف کہتا ہے کہ آیہ کو در قل بفضل اللہ ورحمۃ میں مراد  
 سے آنحضرت صلی اللہ کی ذات مظهر لینا سوافق ہے احادیث صحیحہ کے چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے  
 کہ آپ نے فرمایا اتھا از رحمة مہدا یعنی سوا اس کے نہیں کہ میں رحمت یوں اور ہدایت فقط عنہ عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی والدین سے قیام کیا  
 شکر یہ بجا لایا قیام کا ارشاد آیا جسکی نزدیکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ پیاری ہو گئی جو ہم  
 تن پابند سنت رسول اللہ ہو گا وہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما فرحت حبیب اللہ  
 شکر دیکھ کر اس خوشی کو سب خوشیوں سے افضل اس بشارت کو ہر دم بشارت تازہ  
 بھگ کر لیں شکر دیکھ کر اس خوشی کو سب خوشیوں سے افضل اس بشارت کو ہر دم بشارت تازہ  
 خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کو روزہ رکھتے تھے مسلم شریف میں ہے عن ابی  
 حماد قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم ایہ ثلثین فقال فیہ ولدت و فیہ  
 انزل علی لی حضرت ابوقحافہ سے مروی ہے فرمایا وہ ہوں نے کہ رسول کیا گیا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزہ کی بابت یعنی پوچھا گیا حضور سے کہ آپ پیر کو کیوں  
 سے روزہ رکھتے ہیں پس فرمایا آپ نے کہ پیر ہی کے دن اللہ نے مجھ کو پیدا کیا ہے  
 اور پیر ہی کے دن میرے اوپر قرآن مجید نازل کیا گیا ہے بناؤ علیہ قسط لانی بحديث  
 ابو بخاری شریف کے شارح مستدین مواہب لدنیہ کے مقصد اول بن محمد رفیع الزہدین  
 دار صنفہ ثویبہ حقیقۃ الی الحب اعتقہما حین بشرته فکلا یتہ علیہ السلام  
 وقد رآی الحب اجد مویتہ فی الذم ثقیل لہ ما آتاک قال فی النار اشد  
 اند خفف عنی کل لیلۃ اثنین وامص من لبن اصبح صائتین ما و ذالک  
 ما عتاقی ثویبہ حقیقۃ الی الحب عند ما بشرتہ بولادة النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم قال ابن الجری فاذا کان ابواب الکافر الذی نزل القرآن  
 یزید جوری فی النار بذالک لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہا  
 حال الموحدين امته علیہ الصلوۃ والسلام الذی لیس بمولدہ  
 یعنی ثویبہ کے جسے دودھ پلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھینچ لے تو نڈی تھی ابواب کی کہ  
 اس نے سمجھا وقت مسانے ثویبہ کے بشارت پیدا لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کہ او نیکو آزاد کر دیا تھا پھر لہر مرثیہ کے جب ابو الحب خواب میں دیکھا گیا اور اس کا حال  
 اوس سے پوچھا گیا اوس نے کہا دوزخ میں ہوں مگر میرے کوچہ کو خوشی ولادت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں توبہ کو آزاد کر دیا تھا تخفیف عذاب میں ہو جاتی ہے اور کس قدر  
 یابی لجا تا ہے ابن جریر محدث فرماتے ہیں کہ جب ابو الحب کافر کو بوجہ خوشی ولادت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم تخفیف عذاب ہو مومن موجد ہو رسول اللہ کی شب ولادت کی خوشی کر  
 و نکا تو کیا ہی کہنا ہے اون کے مراتب کا بیان تو مستفی بیان سے ہے اب رہا یہ امر کہ جب  
 بشارت ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت بشارت تازہ قابل فرحت و  
 توفیم ہے پھر جب تنہا کبھی ٹہر جاتی جاوے یا بلا اتفاق مجلس ذکر کیا جاوے بعض  
 اور کہیں کیون نہیں قیام کیا جاتا تخصیص مجلس میلاد ہے کیا ہے تو ہم اوس کے جواب  
 میں کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی کسی امر مستحب کو گھر کرے مسجد میں نکرے مثلاً نوافل  
 چاشت گھر پڑھے مسجد میں نہ پڑھے یا ہزار یا سو کے ساتھ میں کرے اکیلا نکرے یا تنہا  
 ہی کرے اور یکے ساتھ میں ہی کرے ایسے کوئی مؤخذہ نہیں کر سکتا کواسطے  
 مستحب کا حکم ہی یہ ہے کہ جو کرے ثواب پاوے نہ کرے والا حق نہیں مانا مجمع میں  
 یا تنہا مستحب کے امانت کرنا والا غافلین فعل مستحب کو بدعتی کہنے والا خود بدعتی اور فاسق  
 ہوتا ہے علاوہ برین جو امور واجب ہیں چونکہ او عین ہی شارع علیہ السلام نے بعض  
 دفعہ حج تخفیف کے ہے چنانچہ سجدہ تلاوت ہر بار نہیں ایک جلسہ میں لاکھ بار پڑھو  
 تب بھی ایک بار واجب ہوتا ہے علی ہذا علمائے قیام بشکر یہ ذکر ولادت کو مع جواز  
 دیگر مواقع مہول مجلس میلاد ہی رکھنا فافہم۔ ان البتہ امر مستحب کو اگر کوئی عقیدہ  
 واجب سمجھے لیگا یا ایسا معاملہ اوس مستحب کیسا تہہ طاس کرے کہ جس سے وہ مستحب

سے بخاری شریف میں ہے من قال لا خیر فی المسلم یا کافر فقد ما بہا احدہما انکان کما قال والا حجت  
 علیہ یعنی جتنے کہانی مسلمان کو کافر کہے کافر نہ ہو میں سے نہ کہ کافر ہو وی ہو گا ورنہ کہنے پر قطعا کفر نہ ہو اگر کافر کہے

واجب اور لازم عقیدہ سمجھ لیا جاوے بیشک یہ امر مذموم ہے اور اسی طرح اگر کوئی  
 کرنا ہو علماء دیوبند اور مولانا رشید احمد صاحب نے اپنے فتویٰ مہری میں جو جواب  
 استفتا رسکنا وراج کوٹہ تحریر فرمایا ہے اور اہل حق کے یہ اس بجنسہ موجب ہے اور انشاء اللہ  
 انکی نقل ہی ہرچ آفرم سالہ کیجاو گئی اوسی عقیدہ سے کہ نیدالون مجلس میلاد اور قیام قیام  
 ولادت کو منع کیا ہے نہ اونکو جو اونکے سیر طریقت جامع طریقت و شریعت مہاجر  
 فی سبیل اللہ حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب کی طریق پر مستحب اور مستحسن  
 سمجھکر لہر فیض از دیار و ثواب ہمیشہ مجلس میلاد و مذہب قیام وغیرہ امور فرحت کرنے میں  
 چنانچہ حدیث میں وارد ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قال قلت  
 عندی امرأۃ قد دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من ہذا قلت فلاتہ  
 یہ تمام تذکرہ من صلواتہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدہ علیکم بما تطیفون  
 فواللہ لا یمل اللہ حتی تملوا قال قلت وکان احب الیہ الذی یدوم علیہ  
 صاحبہ۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے ایک عورت کا جو اونکے پاس رہتی تھی بات بہر عبادت کرنے کا ذکر کیا آپ نے  
 فرمایا نہیں بقدر طاقت جب قدر نہ ہو جاو مناسب اللہ کیو تکلیف نہیں مگر جب خود  
 آدمی تکلیف اختیار کرے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ نے کہ حضرت کو امور حیرین  
 سیراز زیادہ وہ طریقہ تھا جو ہمیشہ نہ سکے چنانچہ کہانی شرح حدیث ہذا میں لکھتے ہیں  
 کہ ہمیشگی کے یہ منہ میں کہ روزانہ یا ماہوار جو عمل خیر کرنا شروع کر دیا ہمیشہ کرتا رہا کہ اکثر  
 ہمیشگی کر نیسے عمل خیر کی جتنی زیادہ ہو جاتا ہے اوس عمل پر جو کبھی نہ ہو نقل و س  
 فتویٰ کی جب کا ذکر عریضہ اول میں کیا گیا ہے اور ہمراہ اوسی عریضہ کی ارسال  
 خدمت مولانا کیا گیا تھا۔

لہ اور احادیث بخیرہ اصل عبارت شروع جیسے پیر سالہ رسوال الکلام میں بعد کیا ہے کہی میں طہیظ ثلثہ دہہ طہیظ ثلثہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامد او مصلیٰ و مسلما کیا خداتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جب کوئی جانور مثل  
گھبرہ وغیرہ کے کنوئیں سے پھٹا یا پھولا برآمد ہوا اندر نہ صورت سارا پانی کنوئیں کا نکالا  
جاوے یا فقط دو سو تین سو ڈول پر کفایت کی جائے جیسے کہ بعض رسائل میں مفسر  
ہے باوجود مالدار اور ذمی استعدا ہونے اہل محلہ کے اور بوقت متعذر ہونے اخراج سے  
پانی کے سب پانی کیونکر نکالا جاوے اور اگر باوصف علم ضعیف روایت نہ آیا ماقول پہلے  
روایت مفسر کے تین سو ڈول نکال کر اسی کنوئیں کے پانی سے باوصف ہونے پانی  
سوجود کنوئیں کی چار پانچ سزادول اس سے وضو کرتے رہے نمازین پڑھتے رہے  
وہ نمازین واجب الاعداء ہونگی یا نہیں بنیو اور جو بات

### الجواب هو الموافق الصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی حبیبہ سید المرسلین  
علی آلہ وصحبہ اجمعین اللہم رب زدنی علما کوئی نجاست کنوئیں میں گر جاوے بقول راجح  
سارا پانی نکالا جائیگا کہ دو سو تین سو ڈول کما فی الہدایۃ و اذا وقعت فی البئر نجاسة  
نزعحت وکان فرج ما فیہا من الماء طہارة لہا باجماع السلف و مسائل البیہقی  
علی الاقمار دون القیاس علی نہاج کوئی جانور چھوٹا یا بڑا کنوئیں سے پھٹا یا پھولا برآمد  
ہو سارا پانی نکالنا جائے جیسے بوقت مرجائے بڑے جانور مثل بکری وغیرہ کے  
سارا پانی نکالا جاتا ہے چنانچہ ہدایہ میں ہے و ان ماتت فیہا شاة افا دمی و کلہ فی فرج  
جمیع ما فیہا من الماء کان بن عباس وابن الزبیر افتیا بنح الماء کلہ حلین مات  
شئ فی بئر زمزم خان الفتح الحیوان فیہا او لفسخ فخرج جمیع ما فیہا صغر الحیوان اکر

عہ چنانچہ ہدایہ میں ہے اور جب گرجا دی کنوئیں میں نہا یا کسی پانی نکالا جاوے گا اور جہد او سمن وقت کالئے نجاست کرانی  
موجود ہے وہ نکلیا و کا کنوئیں پاک ہو جاوے گا ساتھ اجماع سلف کا اور کنوئیں کے مسائل قول فضل مجاہد کرام پر مبنی ہیں  
ان مسائل میں قیاس کو قطعاً دخل نہیں ہے اور اگر مر جاوے کنوئیں میں بکری یا آدمی یا کتا جہد پانی اوئیں  
سوجود ہے تب نکالا جاوے گا اس واسطے کہ حضرت خبید الثمالین اس در حضرت عبد اللہ بن زبیر نے فتویٰ دیا تھا سب  
۴ پانی سوجود نہ کالئے کا جب چاد زمزم میں ایک حبشی بڑا کر گیا تھا پس اگر بیٹ جاوے کوئی جانور کنوئیں میں  
یا پھولا جاوے سب پانی سوجود نکالا جاوے گا خواہ چھوٹا جانور ہو یا بڑا فقط۔

انتہی۔ اور اگر لوہہ کثرت پانی کے بالکل غیاف کرنا متعذر ہو تو دعا دل آویز ہو کر اندازہ  
 لگے موائق جنکو معال پانی میں بصارت ہو پانی موجود نہ نکالوایا جاوے پینہا پھر اگر کسی  
 کچہ ضرورت ہرین کجانی درختسار وان تذریت فرج کلہا لکھ نہا سنیاً فیقید  
 ما فیہا ابتداء النسخ قال الحلبي یؤخذ ذالک بقولہ جلیں عدلین ہما اضر ہما لکما  
 یتقی ہر قال الشاشی شارحہ حدیث کافی ودرہ وھو الصحیح وعلیہ الفتوی  
 ابن سبکال وھو المختار معراج وھو الا شباہ الفقہ ہدایہ ای الا شباہ بالفتی  
 المسترط من الکتاب و الشیخہ ہر اور چونکہ کچہ قول کتاب سنت یعنی قرآن اور حدیث  
 کے موافق ہے اور روایت دو سو وول کی اسکے مقابلین غیر مقبضہ یا ما ول اور مقید  
 یا بار بعد از حدیث صاحب ہدایہ نے صریحت کر دی فقال لکما نہی قیام علی ماکشا ہد  
 فی آس ہد اد اور صاحبہ فتح الرحمن روایت دو سو وول کو بعد بیان روایت  
 مذکور کے بہ لفظ قبل جو ضعف روایت کی طرف اشارہ ہے نقل کیا حیث قال وفتی  
 ہما لکین الی ثلثاۃ اور پھر شامی نے شرح لفظ قبل میں خوب خبر تریدہ او الضعیف  
 روایت مذکورہ دو سو وول کے بعد بیان اقوال مختارین روایت مذکور کی ہے چنانچہ  
 شامی میں ہے

عہ و مختار میں ہے اور اگر سب پانی کا لٹے سے لوگ مہر و ہون اور پید اہلاریالی نہ کال کین لوہہ پتھر دار  
 ہر نے کنوین کے کو جقد وقت لکاتے کے پانی موجود ہو سب نکالین یہی قول حلبي کا ہے اور اوسکا دوسرو  
 مسلمان عادل جو پانی کے اندازہ سے مہر ہون اندازہ کو الیا جاوے اس پر فتویٰ ہے شامی شارح حدیث  
 قالے میں ہی قول اصح لکھ ہے کافی اور مدرین اور اسی روایت کو صحیح ابو نعیم یہ کہنا ہی ان کال نے اور  
 مختار بیان کیا ہے اسی کو معراج میں اور صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ قول سوائی ہے اسی معنون کے  
 جو قرآن اور حدیث سے اخذ ہے۔  
 علیہ پس فرمایا بعد بیان روایت دو سو وول کے کہ یقوی امام محمد کا اس پر ہے کہ بعد اور کنوین میں اپنا ہی پانی  
 انہوں نے مشاہد کیا ہے  
 پس چنانچہ عنایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ بعد اد کے کنوین میں دو سو وول سے سے زیادہ  
 پانی نہیں ہوتا  
 لکھ چنانچہ کہا اور فتویٰ دیا گیا ہے دو سو وول پر میں مشک



قوله قيل من في الكثر والملتقى وهو مروى عن محمد وعليه الفتوى خلاصه  
 وجود مختار من بينه كالبعض كاقوى دوسو دول کی روایت پر ایسا ہی کثرت اور ملتقى لاخرین اور یہ قول  
 و تاثر خانیہ عن النصاب وهو المختار معراج التماکیدیہ وجعلہ فی العناية مرویہ  
 محمد کا ہی اور صاحب خلاصہ لکھتے ہیں کہ اس پر فتویٰ اور ایسا ہی تاثر خانیہ میں ہوا النصاب مفتی عبدالحمید صاحب معراج اقول قول مختار  
 عن الامام وهو المختار والایسیر کما فی الاختیار واما فی الشہرک الماتین واجتبا  
 لکثیرین اور غنی میں اس روایت کو امام کی طرف مہذب کر کے مختار لکھا اور جو اسانی پر اگر کتاب الاختیار اور ہذا فائق میں کہ  
 واما التالیف سندوبہ فقد اختلف التصحیح والفتویٰ و ضعف بہ القول فی الطلیعہ  
 کہ دوسو دول کا لانا واجب اور میں منتخب صاحب شامی فرماتے ہیں کہ مفتی بہرہونی روایت دوسو دول اور کل طائی  
 و تبعہ فی البحر بآئدہ اذ کان حکم الشرعی نزع الجميع فاما فتیصار علی عدد  
 من ان کتابوں معلوم ہوا کہ اختلافی کہ دوسو دول کی روایت کو صاحب طلیعہ اور بحر الرئی فی اس لیل کیساتھ تصحیف لکھا ہے  
 مخصوص فتوقف علی دلیل سمعی یفیدہ و این ذلک بل الماثور عن بن  
 کہ جب احادیث صحیحہ سے سبائی کا لانا ثابت ہے پھر دوسو دول پر کفایت نہیں کہ ملکتی ہے جسک کسی شدت تو ہی ہو اسکا ثبوت  
 عباس بن النیر میں خلاصہ حین افتیا فتیح الماء کملہ حین مات زنجی فی میں قریب  
 ہوا ہے اور حدیث کیا کسی دلیل شرعی اور میں روایت کا ثبوت نہیں بلکہ حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن  
 و اسما فی ذلک الا شریع دفع ما اور علیہا مبسوطہ فی البحر وغیرہ حال  
 زبیر سے اس کے برخلاف ثابت ہے کہ ان دونوں صحابہ سے پائی نکات کا حکم دیا تھا جب ایک حبشی چاہ زرم میں مر گیا تھا اور  
 فی البحر وکان الشاہح اسما احتار واما عن محمد لا تضباطہ کا لغزش نہیں اسکا  
 اس حدیث میں محمد جواب الن اعتراض کو جواب دے کہ ابن مقفل بحر الرئی وغیرہ میں لکھے ہیں اور بحر الرئی میں  
 مرقلت لکن یر ویاتی ان مسائل الامام فیہ علی الامام علی الزم فالو ان محمد  
 کہ بعض مشائخ امام محمد کی روایت کو بطریق اندازہ کو اسطرح قبول کرتے ہیں جیسے وہ دودھ کے اندازہ کو جو بن لفظ اسکا  
 شامی لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ پہلی ہی گد پر چکا ہے اور آئندہ آدھا کہ لکھتے ہیں لای ایچا ویرین علاوہ بنی و غی مشائخ



واقع ہو کہ مولانا کرامت اللہ صاحب نے جو فی زمانہ آفتاب دہلی میں اور مقتدا اور استاد  
 بڑے بڑے عالموں کے جو مدرسہ خلیفہ بخش بنیابی واقع دہلی کے واعظ ہیں اس فتویٰ کی تائید  
 میں مہر سولوی جمیل صاحب چونکہ بہت بڑا فتویٰ مرتب فرما کر بھیجا تھا لہذا بعض اختصار  
 کے کہ رسالہ بہت دراز نہ ہو جاوے اور نہ وہ مختصر نہ ہو کہ کفایت کی گئی فتویٰ سیکر پاس ہو جو  
 یہ عبارت طویلہ اور جواب سب صحیح ہیں مختصر یہ ہے کہ تصحیح خیوان سے جب کاپی  
 بخش ہو جاوے تو بصارت اہل بصیرت پر اتمام کیا جاوے کہ پانی جدید کوئے میں ظاہر  
 ہو جاوے یا تخمینہ کر کے اس قدر پانی نکال دیا جاوے والہ اعلم بالصواب

عبد الرحمن پانی پتی عفی عنہ  
 بقلم عبد السلام انصاری عفی عنہ  
 تحریر: ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ یوم چہارشنبہ

یہ خط مولانا عبد الرحمن  
 صاحب دہلی دہلی پانی پتی  
 میں جو شاگرد ہیں مولانا  
 شاہ اسحاق علیہ الرحمہ

یہ خط مولانا عبد الرحمن  
 صاحب دہلی دہلی پانی پتی  
 میں جو شاگرد ہیں مولانا  
 شاہ اسحاق علیہ الرحمہ

یہ فتویٰ حبیب مجدد منت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ہمراہ عریضہ اول بھیجا گیا فتویٰ بلا ہوا پس  
 فرمایا لہذا نقل لقیہ اوس مکتوب مولانا کی جو متعلق اس فتویٰ کی نقل کی جاتی ہے اور بعدہ جو  
 جواب استفتاء رسید پر ہمراہ عریضہ مذکورہ تحریر فرمایا ہے موصیون استفتاء تحریر ہوتا  
 از بندہ رشید احمد بعد سلام مسنون آنکہ آپکا کرم نامہ پہنچا اور باب تطہیر چاہ آپ کے باب  
 میں دہشت بہت مناسب بلکہ ضروری ہے ورنہ بہت حرج ہو جاتا ہے چونکہ بہت علما کا  
 فتویٰ اسپر بھی ہو چکا ہے اور تمام نکات میں دقت اور دشواری ظاہر ہے اگر بعض جگہ متحمل  
 ہو اور احکام شرع مخموم پر ہوتی ہے تو سہولیت کی روایت پر فتویٰ دینا اور عمل کرنا بہت ہے  
 اور ہمارے دیار کے چاہ کثیر الامین گمان کرنا ہوں کہ اور کے کنوین بھی ایسے ہی ہوں تو  
 فتویٰ امام محمد کا ایسے ہی چاہ میں وضو دو کو کا ہے چنانچہ آپ خوشامی سے آخر عبارت  
 نقل فرماتے ہیں او قلیل الماء چاہ عرب اور پہاڑ کی ہوتے ہیں بعض چاہ دہلی میں بھی بندہ نے

ایسے دیکھئے کہ پانی اور کھامبوؤں قدر دو سو تین سو دو کو کا ہوتا ہے سو او سو تین تمام آب نکالنا  
 دشوار نہیں ہوتا بند کو سدھار الیغادر پانی کی چاہ کو دیکھا اور تجسہ یہ کیا کہ وہ ناپاک ہوا  
 تو اس قدر نہ لو نکالی پھر ہند پانی اور سو تین ہزار کو دل اور سو تین سو دو کو ہند دو تین سو کو  
 اور سو تین پانی پر جمع ہوا اور دو سو سو تین ہزار پانی مثل سالیق ہو گیا تو شامی یہ توفیق کہ اسے کہ  
 تمام آب کے نکالنے اور دو سو صد و لو تین توفیق حاصل ہے پس آب بھی دو سو صد و لو توفیق  
 اگر دین اپنے مالک میں تو قطع نظر سہولت کے یہی حاصل ہے اور پھر امام صاحب کوئی  
 تحدید نہیں فرمائی کہ اسے بتلی ہم پر چھوڑتے ہیں اگر کسی کو یہ ظن ہو جاوے کہ دو سو و لو  
 سے کم ہی میں سب پانی موجود نکل گیا ہے تو اس کے نزدیک تو چارہ ناپاک ہو گیا الحاصل  
 پانی کے بابت میں وسعت ضرور ہے اور چاہ مسائل میں اس قدر تنگی صعوبت سے خالی نہیں  
 اسد واسطے صاحبین کے مذہب پر فتویٰ دینے میں اس قدر شبانہ دور کی نجاست میں تمام  
 فرش و ظروف مسجد و محلہ ناپاک ہوتے ہیں اور ثوب اور جس جس سے کوڑا طوبت لگے اور یہ  
 خشک رطبت سے کوڑا مٹی بن جاتا ہے تو سخت دشوار ہی ہے قطعاً والسلام

**نقل استفتاء من مملہ ہمارہ عرضہ اولی موہ جواب مولانا صاحب**

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 محمدہ و فیصلی علی رسولہ الکریم کیا فرماتے ہیں علماء دین اندرین بابت کہ قیمت قرانی کی کیا ہو  
 کی قیمت سجد میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر کسی کنوین ہے مثل گھری جو ہے کے  
 پٹیا پہولا جانور برآمد ہو سکے روز کی نماز پیری جاوے اور اگر باوصف علم محبت روایت  
 سار تہ پانی نکالنے کے اور نصف اور مروجیت دو سو تین سو و لو کے چند آدمی خدا  
 دو سو و لو نکلو اگر وہی پانی سے نماز ادا کرتے رہیں اور کو آون ایام کی نماز عادیہ کرنا لازم  
 ہے یا نہیں بیوا تو خبروا۔ الجواب من مولانا رشید احمد صاحب قیمت جلد صحیفہ  
 کا صدقہ کر کے فقیر کو الیکرنا واجب ہے مسجد کی تعمیر میں صرف کرنا درست نہیں ہے اگر کسی

غیر کو مالک کر دیئے اور فقیر اور سکو اپنی طرف سے تقیہ مسجد میں صرف کر کے تو دوریت  
ہے فقط اور چاہ کے مسائل میں اس قدر تنگی بہت دشوار ہے دو سو ڈول کی روایت کو  
مربع کہنا لائق نہیں کہ فقہ کی روایت ہے خصوصاً حرج اور تنگی میں کہ پانی کی طہارت  
ہندوستان اور عرب میں حسب قاعدہ نجاست و اخراج تمام پانی کے بہت سخت اور دشوار  
سے الدین یس کے موافق سہولت کی روایت وقت تنگی کے لینا منع نہیں اور دو سو ڈول  
کی عالی پر الزام نہیں ہو سکتا خفیہ کو رجزہ رشید احمد گنگوہی غنی عنہ۔ نقل اوس عراضیہ  
حاکسار کی جو بطریق استقنا بغرض دفع چند مشکلات لم یحل کے جو بصورت تقیہ فتویٰ  
مولانا اور افتخار نامہ مولانا کے لازم آئے ہیں بخدمت مولانا مدوح روانہ کیا گیا تھا۔ البتہ اللہ  
از فقیر فقیر محمد دیدار علی الخفی دالینج دست فیض ہو بہت حضور مجمع النور دفع البت قاسم البت  
مصدر خبر و برکت مولانا و مرشدنا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دام اللہ رشده و کم لا  
اوجہ اللہ و برکت کر است نامہ رشید و مرشدنا مولانا نہایت ہی ممنون و مشکور فرمایا شوق حضور  
کوہ و چند ٹرا کر صی۔ ہے کل امر مہون باوقاتنا امیدوار ہوں کہ نا حضور ہی حضور اوقات  
خاصہ میں دعا فرمائیے مجھ کو نہ کہ میں المدعا حضور کی تحریر سانی ہم جیسے معتقدین اور کچھ  
مقلدین کو تو کافی ہے مگر مخالفین خصوصاً غفیلین کی جواب دہی کیونستے اولاً ہکو اپنا  
اطمینان کرنا ضرور ہے وہ کہتے ہیں کہ بصورت تقلید ہی ایسی صورت میں کہ جب روایت  
بے دلیل پر بلا لحاظ قواعد فتویٰ و رسم الفقہی فتویٰ دیا جاوے کہی قباحت لازم آتی ہیں  
ایک ترک الطیعو اللہ و الطیعو الرسول دو سکے باوصف تقلید شخصہ ائمہ مجتہدین بلا قاعدہ  
و ضابطہ انہی راہی کے موافق مطلق العنانی حاصل جب چاہا روایت قوی مدلل پر  
فتویٰ دیا جب ہی میں آبار وایت ضعیف بل اصل پر حکم دیدیا تیسری لزوم اس امر کا  
ائمہ مجتہدین سے ایک مسلک ایک مذہب نہیں کوئی امام ایک ہی مذہب کا سارا پانی  
عہ قاری فتویٰ دینے کے باب ہم الفقہی سے اس کے نقل کرنے میں ہر غفر

نکلو اے کوئی دو سو سی قبول پر بلا دلیل اور جاوے کہین خود امام ہمام اعظم علیہ الرحمۃ  
 الرحمن ان پنے بموجب روایات صحیحہ حضرت عیسیٰ بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ و عبد اللہ  
 ابن زبیر رضی اللہ عنہ سارنی پانی نکالنے کا مجب را بتلی نہم یعنی اوس مشہر کے دو  
 آدمی عادلون کے اندازہ پر فتویٰ دین کہین کو ذہن سو ہی ذوال کفایت کریں ایک  
 امام ایک ہی مذہب کا شراب مثلث کو حرام کہے دوسرا امام منصف کو حرام کہے  
 مثلث کو حلال فرماوے تیسرے امام اوسی ایک مذہب کے اب انکورین جہاگ  
 او شہتے ہی حرمت کا فتویٰ دین لہذا جو شامی نے اکثر مطابقت اقوال بیان کے  
 میں اولے پورا اطمینان ہو جاتا تھا اور اوکیو جواب دینے میں بہت گنجائش تھی

حصہ مثلث اوس انکور کی پانی کو کہتے ہیں میں خوش دیکر تہائی جلا دیا جاوے۔ نہ غفر اللہ لہ  
 حصہ منصف اوس انکور کے پانی کو کہتے ہیں جھکو خوش دیکر آدھا جلا دیا جاوے۔ نہ غفر لہ  
 حصہ واضح ہو کہ شامی وغیرہ کتب معتبرہ سے یہ امر جو بنا واضح ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کا کوئی قول  
 مخالف آیہ کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پایا جاتا اور صدیقہ سے تمام شے  
 بڑے شاگرد امام اعظم رحمہ اللہ کے جیکے بعض اقوال کتب فقہ میں نظر میں مخالف قول امام اعظم رحمہ اللہ  
 معلوم ہوتے ہیں سخت قہقہہ کہاتے ہیں کہ مجھے کوئی قول مخالف قول اپنے اوسناد امام اعظم  
 رحمہ اللہ کے نہیں کیا بلکہ جو کوئی قول نظر میں مخالف معلوم ہوتا ہے کچھ کچھ فتوے متوافقت رکھتا ہوں  
 چنانچہ عنقریب یہ امر مفصلاً معلوم ہوگا اس واسطے کہ یا بندی قرآن و حدیث میں مرتبہ امام اسد رحمہ  
 بڑا ہوا ہے کہ اگر آدمی کو ذرا سی بھی قابلیت ہوگی یقیناً جاسکتا ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کا کوئی بھی  
 قول مخالف قرآن اور حدیث اور اقوال و اعمال مخالفہ کرام برگزین نہیں ہو سکتا چنانچہ دیکھو  
 لو کہ مسلک امام اہل قرآن اور احادیث اور تحقیقات مسائل میں اس حد کو پہنچا ہوا ہے  
 کہ شاید ہے کوئی اور امام کے برابر امام کے مرتبہ علم اور تحقیقات اور اتباع احادیث میں نکلے گا ہو  
 مذکور فی التواریخ المعقودہ و کتب الشواہد و التفتیہ یعنی بعد امر معتبر مار بخون اور خفیہ اور شافعیہ وغیرہ  
 کی کتابوں میں اچھی طرح ذکر کیا گیا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مسلک امام اہل احادیث  
 اور آثار میں تو یہ ہے کہ بمقابلہ اوس حکم کے جو کہ حدیث سے مراجعہ ثابت ہوگا ایسی ہی حدیث سے  
 ہو کہ جو کمال محبت کو نہیں پہنچی اوس حکم پر فتویٰ نہیں دیتے کہ جو بطریق قیاس دوسری حدیث  
 صحیح سے نکلے گا ہے اور فتویٰ اور پر پیڑکاری اور تحقیقات مسائل میں باوجود کمال یرسز کا اور اتباع  
 قرآن اور حدیث کے بارہا اپنے برتاؤ میں یہ امر ظاہر فرماتے ہیں کہ حتی الوسع میں کوئی قول



[illegible]



[illegible]





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





امام صاحب سوڈول پر بوجہ کی باریکی کے اور پھر بعد اس فصل کے تحریر فرماتے ہیں کہ آل  
ان دو نو قوتوں کا قول اول یعنی ان کو قدر نسخ کہلما بقدر ما فیہا وقت النسخ یوسف ذالک  
بقول جبین بدلیں ہی نظر ہے حیث قال فی جمع الی اللہ لاولی الامر تقدیر عن لہ بصارتہ  
وخرنوخ بالاسم فی تلک النواحی لا لکون ذالک لہ من مانی آبار کل جہتہ واللہ اعلم  
مگر یہ قول شامی کا کوفہ کے فتویٰ میں سوڈول پر بوجہ قلت پالی کے کہ خوب واضح ہے  
اس واسطے کہ لفظ قلت یعنی کمی سے یہ امر ظاہر ہے کہ اوہیں سوڈول ہی باریکی تھا مگر لفظ ادا کا فتویٰ  
امام محمد رحمہ اللہ کا وہ سوڈول پر بوجہ کثرت پانیکہ بموجب قول شامی تمام باریکی موجودہ کثرت  
کے قول کیساتھ موافق اور راجع اور سقوت ہو گا جب بعد ادا کے کنوؤں کی کثرت باریکی  
اس طریق پر باریکی چاہے کہ اوہیں باریکی موجودہ بقدر دو سو تین سو ڈول کے ہوتا تھا مگر کسٹینجے  
سے کہ کثرت شامی کی بوجہ ڈول تانہ تھا چنانچہ ایسے بعض کنوؤں ملا کہ اور میں ہی موجود ہیں کہ جب باریکی  
اونکا اپنا چاہے دو تین ہاتھ سے ہوتا ہے اور پھر ڈول لاؤں سے نہیں ڈول ہا بلکہ موضع  
جیبار تحصیل اور میں قریب ندی کے ایک کنواں ہے جس میں دو تین ہاتھ پالی رصا ہے اور بوجہ قریب  
ندی کے آٹھ لاؤں سے بھی اوسکا باریکی نہیں ڈول تانہ تقسیم اکبر پور تحصیل الور کی تحصیل چاند  
یچاڑی کے ندی قریب ایک کنواں ہے جس میں ہمیشہ تین چار ہاتھ پالی رصا ہے کہ بوجہ قریب  
تین سوھی ڈول ہو گا مگر بوجہ قریب ندی دو لاؤں میں چلتے ہیں اور شام تک باریکی کم نہیں  
ہوتا علیٰ ہذا البتہ ادا کے کنوؤں بوجہ قریب دریا و جلعہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی کثیر الاماں ہونے  
کہ کثرت شامی پالی کی بوجہ قریب دریا و جلعہ کم نہو اور اگر باریکی موجودہ اپنا چاہے تو فقط دو

یعنی خلاصہ مطلب اس ساری عبارت کا یہ ہے کہ کثرت شامی کے زمانہ میں کثرت سوڈول کی ہوتی اور ساری باریکی  
کٹانے کی روایت تین سو روایتوں سے مقصود ایک ہی ہے یعنی ساری باریکی جقدر کنوؤں میں موجود ہو اندری  
سے نکالنا اس واسطے کہ دو تین سو ڈول کی روایت اون لوگوں سے منقول ہیں جو اون شہروں کے  
باریکی کا اندازہ معلوم نہا کہ اون شہروں کے کنوؤں اتنا پانی ہوتا ہے کہ اوسے شہروں میں  
سل کر لازم ہو اس واسطے کہ انہیں لوگوں سے سارا باریکی نکالنی کی روایتیں نہایت مضبوط طریق منقول ہیں  
چنانچہ رسالہ بدلتے ظاہر ہے اور سچ کچھ کہ دیکھ گے تو ظاہر ہو گا کہ شہر اللہ

میں سو ڈول ہی ہو چنانچہ لقمہ بچ اور لقمہ بچ منقول ہذا البینۃ عبارات ہدایہ اور عنایہ  
 اور درغیر لا حسد و رحمۃ اللہ سے خوب سی ڈالیں صاحب ہدایہ ہدایہ میں تحریر فرماتے  
 ہیں و امکانت البینۃ بحیث لا یسکین فیہا الخرج و امقدار ما کان فیہا من  
 الماء وطریق معرفتہ ان تحفر حفرة مثل موضع الماء من البئر ویصب فیہا ما ینح  
 سہا الی ان یتملی و یداعن الی یوسف رحمہ اللہ وعن محمد رحمہ اللہ ینح  
 ما تادلو الی ثلثاۃ فکانہ بنی قولہ علی ما شاید اس میں غالب آبار بغداد  
 ان آبار بغداد لا ترید علی ثلثاۃ دلو انتہی و فی الدرر والغریب لا خسر  
 رحمہ اللہ اذا ینح فیہا حیوان دہوی الخ فینح کلہا اھو ان  
 نفس فینح کلہا فقدر ما فیہا ای فینح قدر ما فیہا  
 من الماء فیقوض فی نحر قدر ما فیہا الی دوی بصارتہ ای جلیں اہما  
 مشعور و معرفتہ فی حال الماء ما ی مقدار قالانہ فی البئر شیخ ذاک المقدار  
 ہوا صیح الاشبه بالفقہ لکنہما الصاب للشیبۃ اللزۃ اھو قیل فینح  
 ماء فناد لو الی ثلثاۃ دلو و ہو مروی عن محمد اقصیٰ ہا شاید فی بغداد لا ہن آبار  
 کثیرۃ الماء طیبیا و رۃ دجلۃ انتہی

ترجمہ یہ ہے اور اگر ہونکونان چشمہ دار کہ جب کبھی پانی پیدا ہوا نہ کھینچا ممکن نہ ہو بقدر وقت کھینچنے کے پانی موجود ہو  
 انداز سے سے نکالیں اور انداز سے کا طریق امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اسطرح مروی ہے کہ میں  
 قدر پانی گہرا اور عرض و طول میں کنوین میں ہوا و تاسخی ایک گڑا کہہ دو کہ پانی کھینچ کر اوسکو بھر دین خواہ  
 پیدا ہوا ہو یا نہ ہو خواہ اوس سے ہی زیادہ پانی خبرہ آوے اور امام محمد رحمہ اللہ کا اندازہ یہ  
 کہ دو سو ڈول سے تین سو تک پانی نکلو ادین اگر کہ اندازہ میں ہے اور کے مشابہہ اور دیکھنے پر  
 فقط اپنے شہر کے کنوڈ کو اسی واسطے صاحب عنایہ اسکی شرح میں تحریر فرماتی ہیں کہ یہ اندازہ  
 باعتبار اکثر کنوون بغداد کے ہے اس واسطے کہ بغداد کے کنوون میں تین سو ڈول سے  
 زیادہ پانی نہیں ہوتا فقط اور درغیر میں ملا حسد و علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ جب پھول جاوے  
 کنوین میں خود نادر جاناور سب پانی نکالا جاوے گا یعنی پیدا ہوا کہ جاوے گا اور  
 اگر غیر ممکن ہو پس اندازہ سے موجود پانی کنوین کا نکالیں اور اوسکا اندازہ ایسے وادھوں  
 سے کر اویں جنکو پانی کے معامل میں اندازہ کر نیکاطہ کامل حاصل ہو جتنا وہ کنوین میں پانی بتاویں  
 اور اوسکے مطلقا علی انکا جتنے ڈول یا لاکھ اندازہ بتاویں نکالا جاوے اور یہی قول بہ صیح ہے اور ہوا  
 ساتھ مجملہ قرآن اور حدیث سے کہ سب بیونے دو آدمیوں کے اندازہ کے پوری گواہی کہ جس سے اکثر

میں سو ڈول ہی ہو چنانچہ لقمہ بچ اور لقمہ بچ منقول ہذا البینۃ عبارات ہدایہ اور عنایہ اور درغیر لا حسد و رحمۃ اللہ سے خوب سی ڈالیں صاحب ہدایہ ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں و امکانت البینۃ بحیث لا یسکین فیہا الخرج و امقدار ما کان فیہا من الماء وطریق معرفتہ ان تحفر حفرة مثل موضع الماء من البئر ویصب فیہا ما ینح سہا الی ان یتملی و یداعن الی یوسف رحمہ اللہ وعن محمد رحمہ اللہ ینح ما تادلو الی ثلثاۃ فکانہ بنی قولہ علی ما شاید اس میں غالب آبار بغداد ان آبار بغداد لا ترید علی ثلثاۃ دلو انتہی و فی الدرر والغریب لا خسر رحمہ اللہ اذا ینح فیہا حیوان دہوی الخ فینح کلہا اھو ان نفس فینح کلہا فقدر ما فیہا ای فینح قدر ما فیہا من الماء فیقوض فی نحر قدر ما فیہا الی دوی بصارتہ ای جلیں اہما مشعور و معرفتہ فی حال الماء ما ی مقدار قالانہ فی البئر شیخ ذاک المقدار ہوا صیح الاشبه بالفقہ لکنہما الصاب للشیبۃ اللزۃ اھو قیل فینح ماء فناد لو الی ثلثاۃ دلو و ہو مروی عن محمد اقصیٰ ہا شاید فی بغداد لا ہن آبار کثیرۃ الماء طیبیا و رۃ دجلۃ انتہی

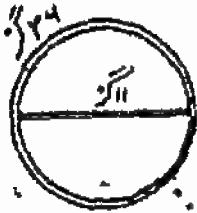
اور مویا لکھا صحیح ہے اسی مضمون کو جو روایت امام محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے  
 کفارہ من قال محمد اذا وقع فی البرذنب لا فانہ ینزع جمیع الماء لان مفعول لقطع  
 لا ینفک عن نجاستہ ما لکنہ بخلاف اخر جرت قبل الا ینفکاح اور اور عارت  
 الشیخ وقایہ سے بھی یہی مطلب نہایت واضح طور پر ثابت ہے بحیث قال میر وقع  
 فیہا نجس و مات فیہا حیوان و انتزع و لقصع او مات فیہا آدمی و کلب  
 فینزع کل ما ہا ان امکن و الا فقدر ما فیہا شئ لا یصح بقول حلی علیہ السلام  
 لیس البصارتہ فی الماء محمد قدر بماء لو الی ثلثمائة انتہی۔ لاجل ان بنظر روایات مذکور  
 حسب وصاحت تمام معلوم ہو چکا کہ آل دو سو تین سو ڈول کا بھی کالتا تمام پانی موجود  
 کا ہے عبارت در مختار جو قیل لھتے بمائین الی ثلثمائة کے آگے ہیں وہ تو اکیس سو ڈول  
 احوط اسکا مطلب یہی خوب واضح ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں  
 اما و اکثر کنوؤں کا کر کے قدر ماہ موجود و سو پانچ سو تیرا جقدر ڈول اکثر کنوؤں شہر کایا بی  
 موجود ہے اس مقدار معین یہ فتویٰ دینے میں عوام کو آسانی ہے اور احتیاط اسی  
 میں ہے کہ ہر کنوؤں کا دو عادل اصحاب بصارت المار سے عقدہ اندازہ کر کے یا بی  
 نکلوایا جاوے بیانیچہ علامہ حلی نے اپنی کتاب غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلیٰ من تحریر فرمائی  
 میں کہ دو سو نوادہ مثل اس کے یا سو یا تیرا معین کر کے مطلقاً تمام کنوؤں ہر شہر کو سطلے

عہد دیا امام محمد رحمہ اللہ نے کہ جب گرجا سے کہیں میں دھوئی کرکٹ کر سارایا بی موجود کنوؤں  
 کا کالاجاویگا اسواسطے کہ بالغوردہم کئے لی جگہ بیستہ سے بیستہ ہجاست سے جوہوں سے خالی  
 نہیں ہونے پر بخلاف اسوقت کے قبیل ہوئے کے جو یا نکال دیا جاوے فقط لقصع اسواسطے  
 کہ قتل ہونے سے کہ اگر جو ہے یا پڑیا کی مقدار کا کاحا نور مردہ کا لیا جاویگا تو فقط میں کہیں  
 و میالی نکالنے سے پاک ہو جاویگا جیسے کہ تریالی کی سر رہا اور مردہ ہوئے بیستہ سے پہلے  
 نکال لیا جاوے تو پچاس ساڑ ڈول نکال لے سے کموان پاک ہو جاتا ہے اسطرح در مختار  
 کبریٰ و غیرہ کتب فقہ میں منہ غیر اللہ و لوالدیہ و لہا تدفین سے خارجہ و یا جس کہوں میں نجاست  
 گرجا و کوئی چاند مر جاوے اور پہل یا پڑیا بیٹ جاوے یا آدمی یا کتا مر جاوے تو سارایا بی کالاجاوی  
 گا اگر مکن ہو ورنہ پانی موجود انداز سے سے نکالاجاویگا اور صحیح تریہ سے کہ مردہ مرداد یا بیانی کے  
 سوال میں سمجھتے ہوں کل پانی کا اندازہ کروایا جاوے گا اور امام محمد نے اندازہ پانی کا دو سو کنوؤں سو

فتویٰ دنیا یا باہر ہے بلکہ اکثر کنوؤں پر شہر کو دیکھ کر اسکی مقدار پانی موجودہ کا ہزار  
 خواہ سو یا کم جتنی ڈول ہوں اندازہ بتلا دینا آسانی کی بات ہے آدمی سپرور نہ  
 احتیاط تو ہر کنوئین کے علحدہ اندازہ میں ہے کما ہبوطا کہ من سیاق عبارتہ وہی  
 فعلی ہذا کہ ینفع الفتویٰ بمائتین ونحوہ یا مطلقاً بل ینظر الی غالب باس البلد و  
 الیہ لیس علی الناس والیہ ول و ہوا اعتبار مقدار الماء فی کل سر علی ذہ احوط  
 انتہی اور بنظر ترجمہ در مختار المسئلۃ لہایۃ الاوطار مولانا محمد خورم علی صاحب مرحوم  
 اور مولانا محمد احسن صاحب نانوتوی برادر مولانا منظر صاحب اور مولانا منظر صاحب  
 مرحوم علماء دیار آخذ و تم کا یہی یہی فتویٰ معلوم ہوتا ہے۔ اور مولانا استادنا  
 رئیس الحدیث استاد مولانا محمد قاسم صاحب مفتور حضرت مولانا احمد علی صاحب  
 مرحوم مفتور محدث سہارنپوری کے فتویٰ ابوہ سوالات حسنہ سے بھی کہ  
 جسکی نقل زبان طالب علمی کی کی ہوئی اچھٹ کے پاس موجود ہے جواب سوال الرابع  
 سے یہی فتویٰ مولانا مرحوم کا یہی ظاہر ہے۔

حسہ اور یہ امر ظاہر ہے سیاق عبارت تعلی سے وہ یہ لیس مضمون میں نہیں لایق ہے فتویٰ دنیا  
 دو سو یا کم و بیش ہر کنوئین پر بلکہ دیکھا جاوے اندازہ کہ نہیں اکثر کنوؤں سر کی نظر یہ آسان ہوگا لوگوں  
 پر اور اول لینے اندازہ کرنا ہر کنوئین کا علحدہ اس میں احتیاط ہے فقط۔  
 حسہ چنانچہ غایتہ الاوطار میں تحریر فرماتے ہیں مترجم کہتے ہیں دوسرا قول امام محمد رحمہ اللہ سے  
 مروی ہے کہ جب اوہوں نے دیکھا کہ تعداد کے کنوئین میں سو ڈول سے زیادہ نہ تھی تب یہ  
 فتویٰ دیا لیکن یہ قول ضعیف ہے اسلئے کہ نجاست کے جسبے حکم شرع ہے کہ سارا پانی  
 نکالا جاوے تو عدد مخصوص پر اقتصار کرنا ظاہر ہونے میں بلا دلیل سمعی کیونکر مقبول ہو  
 لہذا ابن عباس اور ابن زبیر سے مخالف اسکے منقول ہے ایسا ہے طحاوی میں بحوالہ  
 محمد الزافر منہ عنہ رحمہ اللہ۔  
 مسئلہ اور وہ فتویٰ یہ ہے جو عورت حالہ کہ او سکے بدبیر نجاست نہیں بود غسل کر حیض سے  
 یعنی بود پاک ہونے کے حیض سے غسل کر کے اگر چاہے بغیر من و اقل اور زندہ برادر ہو جیسا کہ  
 سائل نے کہا ہے کہ کوئی نجاست جلی یا حقیقی او سند جسم اور کپڑے پر نہ ہو تو اس صورت  
 میں چاہے بلایوب پاک ہے اور بوجہ نجاست جلی جسم اور کپڑے پر نہ ہو کہ غسل بعد اختتام امام  
 حیض نہ کیا ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے فتویٰ سب سے یہ کہ چاہے پاک ہے اور نجاست حقیقی او  
 بدن یا کپڑے پر ہو تو چاہے پاک ہے تمام پانی نکالنا ضروری ہے انتہی عبارتہ واضح ہو کہ چاہے

کی قید مولانا نے اس واسطے لگائی ہے کہ سوال میں یہ عبارت درج ہے اور حیاتِ ابدہ درود بھی  
 نہیں ہے تو آبِ حیاہ پاک ہے یا نایاک اس سے یہ امر ظاہر ہے کہ پیاہ کبیر یعنی جو کنواں ہم  
 درود ہو اور سکا اور حکم ہے چنانچہ درختِ راستہ شریعہ الاعداد میں ہے اذ او قوتہ مجاہدہ  
 فی بردون القدر الکثیر علی ما شروا عبودہ للعق بنی کل المناشیہ تختہ القدر الی جہہ یعنی  
 جب کنوین میں جمیں آب کثیر نہیں ہے مجاہدہ گرجا و سہ کل یاں نکالا جاو گیا اور آب  
 کثیر کی مقدار پہلے بیان کی گئی اور گہراؤ کے اعتبار سے کثرت آب کا بموجب قول مختار  
 کچھ اعتبار نہیں ہے شامی اس جملہ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ آب کثیر کی مقدار جو پہلے  
 گذری وہ یہ ہے کہ یا تو پانی وہ درود ہو یا اتنا ہو کہ دیکھنے والی کمر و یک حرکت وضو  
 سے یا ناپتہ سے اوسمیں اور حرکت کی بنیاد دوسری کنارے تک نہ پہنچے اور یہی قول  
 آخر صحیح اور مختار ہے نزدیک امام اعظم اور ادھکی دونوں شاگردوں کی اور یہی ظاہر از روایت  
 ہے صاحب درختِ مستحیر فرماتے ہیں کہ بحالِ اذان میں ہے کہ یہی مذہب ہے اور اس پر عمل ہے  
 اور نقدِ درودہ کی جو امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے اوسکی یہی ہیبتی ہیں کہ اذان سے  
 تجربہ سے درودہ میں اس کنارے کی حرکت سے دوسرے طرف مجاہدہ کا اثر نہیں جاتا  
 اور وہ درودہ میں گزشتہ شمس کا مقدر ہے کہ جو پورا ایک ماہ نہ پہنچے کی ادھکی سے اور  
 چار اونٹن ہو تا ہے اس گز سے جو کور جو ش میں یہ شرط ہے کہ  
 چاروں طرف دس دس محز ہوتا کہ کل عرض طول پانچا سو گز ہو  
 جاوے اور اگر مثل کنوین کے گول حوض ہو یا کنواں ہی وہ درودہ  
 ہو تو ضرور ہے کہ اوس کا قطر یعنی بیابا سچ کا خط گیارہ گز ہو اور  
 گردہ چہتیس گز اسطرح .....  
 تاکہ حساب سے عرض طول پانچا سو گز ہو جاوے اسطرح شامی اور کبیری شرح  
 مینۃ المصلیٰ میں ہے کہ غفر اللہ لہما والدیہ \*



بہر پنج دستوی کیا کچھ سہی ہو مگر ہماری غرض تو یہ ہے کہ ہم مقلدین یا مبتدان ہیں  
 سید سلین پر بھی حرف نہ عاید ہو کہ ہم نے احوال ضعیفہ کی دلیل کے عامل ہیں اور  
 ہمارے امام کے بعض اقوال جو مثلاً گرد و نگیط منسوب ہیں بلا دلیل قرآن و حدیث  
 نے عقلی بھی ہیں مثل روایت دوسو ڈول کی بصورت عدم تطبیق اور یہ کیونکر  
 ممکن ہے جس حالت میں مذہب امام یہ ہو کہ حدیث ضعیف کے ہوتے ہوئے  
 قیاس پر عمل فرماوین یا آنکہ قیاس ایسے حکم پوشیدہ کو جسکی نکالنے پر ہر محقق متنبہ



ظاہر کر دینے کو کہتے ہیں نہ یہ معنی کہ نری عقل سے کوئی حکم ثابت کر دینا چاہیو یا عدلی  
قوتی دینے کے جو باب اسم المفتی شامی وغیرہ میں مدح میں ہماری متبع قرآن و حدیث ہو  
پر بصورت تقلید شخصی اور متبع مسلک واحد ہونے پر بہت بڑی دلیل ہو چکا ہے درخت الخارین و اولادہ  
صحیح کما فی السراج احمد وغیرہ اسم المفتی بقول الامام علی علیہ السلام اطلاق ثم بقول الشاک  
ثم بقول فرغوا الحسن بن زیاد و صحیح فی الحاوی القدسی قوۃ المدرك امر قال  
الشاک فی شرحہ لد الختار والذی لیطحصر فی التوفیق ای میں مافی الحاوی  
القدسی مافی السراج احمد ان میں کان لہ قوۃ ادراک لقوۃ المدرك لفتی بقول  
القوی والافنا لترتب علاوہ برین قطع لظرف الفین سے ہماری اعلیٰ اجور و لمات  
مذکورہ عنایتہ وغیرہ پیش کرین ہکمو بمقابلہ اونکی روایت ترجیح جمیع المادختار اکثر فقہا  
دلیل بحديث عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن زبیر و وسو و اول کی روایت کی تقویت پر  
کوئی دلیل ہے اور بصورت عدم موجودگی دلیل روایت کو کذب بلا توفیق مسطور قوی  
دینا سوجب اقلع اختلاف بین المسلمین اور یہ جو حضور کے تکریر فرمایا کہ میں کی عبارت  
سے بیشک کمتر اور لفظی دونوں میں اگر علاوہ برین کہ معنی عبارت کمتر و مطلق وغیرہ  
بہی مطابق عبارت ہدایہ و عنایتہ وغیرہ ہو سکتے ہیں بعض متون خصوصاً متن کمتر پر  
بلا ادا و شرح کیا فتویٰ لیکتے ہیں دیکھتے کمتر کے باب المہر میں سے فلما استعین العظمی  
والاخراج للمص یعنی عورت لے کر وہیں مہر کے جب تک کہ شہر مہر اور المردی شوہر کو جہاں سے

علمہ درخت الخارین اور صحیح ترین ہو تا رہہ فتوہ سراجیہ وغیرہ میں لکھا کہ اول فتوہ مطلقاً او قول پر دیکھا جو امام لطیف  
مستوفی پھر قول اس کے امام بنی قول ابو یوسف رحمہ اللہ پر اور اگر قول ابو یوسف رحمہ اللہ کی تکرار ہی تھی تو قول امام محمد  
رحمہ اللہ پر اور اگر کسی نے امام محمد کا قول بھی تو اس وقت قول امام زہرا و زین بن زہرا رحمہما اللہ پر فتویٰ دینا چاہا  
اور حاوی قدسی میں لکھا ہے کہ صحیح یہ بات ہے کہ جس قول کی دلیل قوی ہو مفتی کو لازم ہے کہ اس پر فتویٰ دہن و شامی علیہ السلام  
ان دونوں روایتوں کی مطابقت اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ مجھ کو مطابقت کا طریق ان دونوں روایتوں میں  
ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مفتی کے قدر قوت اجتہاد پر کہنا سو قوت اور ضعف دلیل پر گاہ ہو وہ قوتوں و دلیل  
جس کے قول میں یا وہ اس پر فتویٰ کے دور نہ تربیت ہو کر کو موافق فتویٰ ہو اس وقت قول امام محمد کی طرف مستوفی فی الواقع غالباً ہوگا

درخت الخارین اور صحیح ترین ہو تا رہہ فتوہ سراجیہ وغیرہ میں لکھا کہ اول فتوہ مطلقاً او قول پر دیکھا جو امام لطیف  
مستوفی پھر قول اس کے امام بنی قول ابو یوسف رحمہ اللہ پر اور اگر قول ابو یوسف رحمہ اللہ کی تکرار ہی تھی تو قول امام محمد  
رحمہ اللہ پر اور اگر کسی نے امام محمد کا قول بھی تو اس وقت قول امام زہرا و زین بن زہرا رحمہما اللہ پر فتویٰ دینا چاہا  
اور حاوی قدسی میں لکھا ہے کہ صحیح یہ بات ہے کہ جس قول کی دلیل قوی ہو مفتی کو لازم ہے کہ اس پر فتویٰ دہن و شامی علیہ السلام  
ان دونوں روایتوں کی مطابقت اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ مجھ کو مطابقت کا طریق ان دونوں روایتوں میں  
ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مفتی کے قدر قوت اجتہاد پر کہنا سو قوت اور ضعف دلیل پر گاہ ہو وہ قوتوں و دلیل  
جس کے قول میں یا وہ اس پر فتویٰ کے دور نہ تربیت ہو کر کو موافق فتویٰ ہو اس وقت قول امام محمد کی طرف مستوفی فی الواقع غالباً ہوگا



اذا اوتيت اية فاستعمل في منعق به ابد الا تحتلها لحياسة بالادخال والجريان كما قال  
 الشرح والمان لا يحسن ايدى كماله الجارى لانه كلما يؤخذ من اخلاصه ينفع من اسفله انتهى

لئے میرے جہاں سے رو کر کو بی قیاس کو دیکھ قیاس میں ہی منقول ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ چنانچہ آخر میں  
 اس عبارت کے صاحب نہایت نے لکھا ہے کہ نقل عن محمد بن یحییٰ بن مطر عن جیشہ کو ناپاک ہونا کنون  
 کا ناپاست قیاس شرعی کسی چیز سے ناپاک نہ ہونا قیاس امام محمد ہے دوسو تین سو ڈول کی بھی  
 تکلیف کیا ضرورت اگرچہ کہ سال چاہ میں قیاس کو دخل نہیں اور کنون میں باعتبار کمی بیشی  
 پانی کی مقدار اندازہ کیے اکثر حاجت ہوتی ہے اور باعتبار آثار سارا پانی موجود نہ کالنا ضرور  
 لکھا کبیری میں ہر جگہ لکھا کہ امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قیاس تو بھی سپاسا کہ کنون کسی  
 شے سے مثل جاری پانی کے ناپاک نہ ہو مگر بوجہ وار دہو آثار صحابہ کے کیا ہے ہو سکتا ہے  
 کہ دو اوٹسے پانی نہ نکلو اور بن جسطح لکھا دو کیساتھ دوسو تین سو ڈول کی روٹ کا مخصوص  
 ہو تا ہا ہر کیا گیا اور یہ مذکورہ کنایہ میں کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چوھی کی دم کٹ کر  
 اگر کنون میں گرجا وے سارا پانی نکالنا ضرور چنانچہ سید جہ سے مولانا عبدالحی صاحب مہم اپنی  
 کتاب میں تحریر فرماتے ہیں و ذکر صاحب الحدایہ وغیرہ انہما حکم محمد بن مالک لما شاید فی بلد قنات  
 نذر ابو الطاهر فانه کیف لفتی محمد بن القدر عموما مع عدم دلیل علیہ فخالقہ الدرایۃ لفانہ  
 اذا تخس ارباب کلہ لامعنی لاخراج لبقعة وانما حکم بہ لماکان فی غالب آبار بلادہ ہذا القدر من الماء  
 کما روی عن ابن حنیفہ رحمۃ اللہ من نخرج ماء او مائتین بناء علی ما شاہدہ فی بلدہ ولا معنی لکون  
 قول محمد بالنسبۃ الی الجميع اذ لکن الالبس والیتو الشارع لا ما نصب لغير دلیل شرعی لایسا  
 فی ماکان سائلہ کلہا بمنیۃ علی الاثار ولم یکن للقیاس سبل غفہ کما صرح بہ فاما اخف علم  
 عن پانی کنون کا مخصوص ہے ساتھ حکمون خاص کے کہ وہ احکام خالف میں قلیل پانی کے حکم سے ہوا اگر  
 کنون کا ہر قدر ہے باعتبار ہر شے کی اور زیادتی پانی سے بوجہ تابداری حدیثوں کے اور یہی وجہ کہ فرمایا ہے  
 شایع ہونے کے سبب کہ ظاہر احادیث پر مبنی ہیں اور اگر قیاسا دیکھا جاوے تو وہ قیاس ہو سکتے ہیں ایک کے  
 بجائے کے ایک کنون کہی پاک ہی ہو سکتے ہیں بجائے کے دیواروں اور سوراخوں کنون کو یہ قول ابن مالک ہے

اور کسی حالت میں کہ ایک کو فانی چارے اسطے اور پھر سے پانی نکلا رخصا ہے اور پھر سے پانی نکلا رخصا ہے

زاننا حیث یختارون ہذا بقول ولا یتاملون ما علیہ لینی صاحب ہدایہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کا فتویٰ دو سو نوول کا باعتبار شاہدہ اپنے شہر کے کنوؤں کے تہا میں کتا ہوں کہ بھی امرطاح سے غیر ممکن ہے کہ امام محمد علیہ الرحمۃ بلا دلیل غلط عقل و نقل سے مقدار پر عموماً ہر شہر کے کنوؤں کی واسطے فتویٰ دین خلاف عقل و نقل ہو کر سارا پانی موجودہ ناپاک ہو اور تہوڑا سا نکالا جاوے بلکہ یہ فتویٰ باعتبار اکثر کنوؤں بغداد کے شہا جسطح امام عظم علیہ الرحمۃ کا سوڈول کا فتویٰ باعتبار اکثر کنوؤں اپنے شہر کے تہا اور یہ کہنا کہ امام محمد کے قول میں آسانی یعنی بات ہو آسانی وحی آسانی ہی جو شارع علیہ السلام سے ثابت ہو نہ وہ بلا دلیل آسانی ہر ایسی اور خصوصاً مسائل کنوؤں کی کہ جن میں مطلقاً ابلع آثار صحابہ کا اور قیاس کو قطعاً اس میں دخل نہیں ہے چنانچہ تصریح اس امر کی کہ معتبرہ فقہ میں موجود پس کس قدر سہار زیادہ والو کا علم کہتے کیا ہے کہ بلا تامل ہر سو جی سمجھے ایسی روایا اختیار کر کے فتوہ دیدیتے ہیں انتہی تر ترجمہ عبارت السوائتہ بالیجاوردہ مکرر گذارش ہے کہ جلد ضخیمہ کا اگر تصدیق کرنا واجب ہے اسکی کیا وجہ کہ صاحب ہدایہ وغیرہ استعمال جلد ضخیمہ کو خانگی ضروریات میں جائز لکھتے ہیں چنانچہ ہدایہ میں آؤئیل منہ اللہ تستعمل فی البیض النطع والجراب الخ فیما لا یصحھا لان الانتقال بتقریر حجم بلکہ اس کے تحریر فرماتے ہیں ولا بأس بان لیشتی فیہ یتفقد بہ فی المیت البصید مع انما لہ استحقاقا لحدیثا مکلف ہوں کہ جواب امور مذکورہ سے بفضل روایات ہر امر کو موثق ہر لائل فرما کر حتی الوسع جلد روانہ فرما دین اور اس غرض سے کہ مقتضی تصور فرما کر اسی کی اوپر

محمد بن قولی مولانا عبدالحی صاحب رحمہ اللہ کا ہے کہ وہ کسی کتاب سے یا میں منہ غفرلہ علیہ چنانچہ تمام مسائل کو میں کے بارہ میں ہوا اقوال صحابہ کرام کے ہیں طحاوی شریعہ بکیری شرح القدر میں مجمع سند وحی سے یورسہ طور پر نقل کی گئی ہیں من شامہ فیلٹر۔  
 منہ اور جانے سے قرآن کی کمال سے کوئی چیز نہیں کہہ سکتے ہیں یا تہا اور چوٹی اور اس کے اخذ اس واسطے کہ قطع اور ہٹاؤ اسکی کمال سے حرام نہیں ہے اور کچھ منفاۃ نہیں اگر قرآن کی کمال سے ایسی چیز لائے اسطے بدل لی کہ دونوں گہر میں پاتی رہے جیسے کتاب وغیرہ منہ غفرلہ

جواب ثبت آیا جاوے اور اگر کاغذ کی ضرورت ہو براہ کرم کرمانہ اسی کی برابر دوسرا ورق لیکر لایا  
 اوپر ثبت فرما کر روانہ فرما دیں۔ معروضہ ۳۳۲ روضی الحجۃ ۱۳۳۵ والسلام علیک آپ کا نیاز مند  
 محمد دیدار علی رضوی حنفی۔ نقل افتخار نامہ مولانا رشید احمد صاحب جوہر آخر لغتہ مذکورہ  
 بالا شرفیہ صدر و رالایا۔ از بندہ رشید احمد بعد سلام مسنون آنکہ بندہ بکوالیسی تحریر سے مخدوم فراوان  
 اور جو آپ کے نزدیک محقق ہے اور مسئلہ فراوان اور بندہ کے قیمت جلد اضمحیہ کے صدقہ کو واجب  
 لکھا ہے نہ جلد اضمحیہ کو شاید غلطی ہو گئی ہوگی اور جو صدقہ قیمت جلد اضمحیہ ہوا یہ وغیرہ کتب میں  
 مصرح ہے کہ صدقہ مطلقہ واجب پر بولا جاتا ہے فقط والسلام چونکہ ایسی تحریر انجام بنجر نزاع  
 و فضا نیت ہو جاتی ہے بندہ معافی چاہتا ہے آپ لال لقراون فقط۔ واضح ہو چونکہ  
 عرضہ مذکورہ بالا متفقین دلائل قیام بوقت سننے کسی بشارت یا دیکھنے کسی موفقت کے  
 اور تحقیق مسئلہ چاہ اور جلد اضمحیہ ان تین مسئلوں پر تھا مگر اچھے نے ان جزو میں بچو فائز  
 فین ناظرین علیہ علیہ لکھ دیا ہے اور ان تینوں مسئلوں کے جواب میں بھی افتخار نامہ شرف  
 صدور لایا تھا لہذا نقل اس افتخار نامہ کی حقیقت متعلق قیام ہی مسئلہ قیام کے تین نقل کی گئی  
 اور چونکہ جملہ انجام بنجر نزاع و فضا نیت الی آخرہ متعلق مسئلہ جلد اضمحیہ کا تھا کہ اوہ میں فی الواقع  
 احقر سے سہو غلطی ہو گئی تھی یہاں پر لا نقل کر دیا گیا کوئی دشمن مولانا اپنی پوشیدہ کینہ  
 کو لیون ظاہر نہ کرے اور یہ نہ سمجھے کہ مولانا مخدوم نے بلاوجہ تینوں مسئلوں کی جواب  
 میں سکوت فرمایا اور بخشش کی طور سے یہ کلمہ تحریر فرمایا ہرگز نہیں بلکہ فی الواقع جو محقق تھا  
 اسکو نقد محقق کہہ کر بخش کر اجازت دیدی اور فرمایا کہ جو آپ کے نزدیک امر محقق ہے اوپر عمل  
 فراوان مگر مسئلہ جلد اضمحیہ میں چونکہ احقر نے سہو ایسا سوال کیا تھا یہ عیارت بمقتضا البشریت  
 بکمال قاعدہ اور قرینہ بعض بنا زمان ہر ایا مفتن اور فنان کی یہ کلمہ تحریر فرمایا کہ ایسی تحریر  
 انجام بنجر نزاع و فضا نیت ہو جاتی ہے مگر چونکہ احقر کو فقط تحقیق حق منظور تھی جب  
 میں نے اپنی غلطی اور سہو کا یہ نسبت سوال مسئلہ جلد اضمحیہ مذکور کیا مولانا نے فیہیت عذر کا

شفقت نامہ متضمن عنایت و شفقت صادر فرمایا اور اس قسم کے قتلہ انداز طبایع کے  
 شکوک کو اچھی طرح زائل کر دکھایا چنانچہ ان دو تو خطوں کے نقل یہی درج کیجاتی ہیں نقل  
 عرضیہ احقر جو متضمن عذر مذکور روانہ کیا گیا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر حقیر محمد  
 دیدار علی الخفی بوالاخیریت قدوة العلماء نبوة الاصفیاء مولانا و مرشدنا مولانا رشید احمد رضا  
 سلمہ اللہ و علیکم السلام و رحمة اللہ دیر کاتہ حضور و المد تم بالمد سے کہ میں نے سابق میں نہ آیا  
 خیال فساد سے نہ خطرہ نفع مان التبتہم لوگ دیہاتی ہیں تمہارے کسی کلمہ سے اگر یہ خیال  
 مستبط ہوتا ہو معاف فرما و الغرض عند کرام الناس قبول کرے ارشاد فرمائیے کہ میری اگر  
 مرشد ہی تشفی نکرے شاگرد کو اگر استاد ہی جو آب نفعی بلا تصور مددی دیدار او کی تنبیہات  
 کا ازالہ کرے وہی چارہ کیونکر لال نہ کریگا اوس غریب کا دل کہ قدر دہو کہو کا مجھ سے حقہ تصور ہو و آخر  
 مذکور میں ہوا وہ یہ کہ سوال ہی قیمت جلد انجیہ کا تھا اور جواب بھی حضور نے بابتہ قیمت جلد  
 ہی تحریر فرمایا اگر خاکسار کو بوقت تحریر لفظیہ ہفتا مسئلہ جلد انجیہ کا ہے خیال رہا لہذا خواہاں  
 عفو لغیر سون گویا گذارش یہ ہے کہ بصورت عدم وجوب قہ جلد انجیہ اگر ہوا و جلد پھر پانچ  
 یا بور یہ سجد کیواسطے لے لیا جاو جائز ہے یا نہیں بسطوح اپنے واسطے ہوا و جلد یا متفق بہ  
 فی البیت بعینہ مع بقاہ کو جائز لکھا ہے کہ گذارش یہ ہے کہ سند جو از یا عدم ہی لکھا گیا جو  
 جمع و ثباتہ بین جیسے شب یا کتاب و عیدہ اور بالتحقیق تشفی و لفظہ سالقہ ہی  
 کو بہت مناسب ہے فقیر تو تصریح امر مذکور نہیں مٹی لکھتے اور بالتحقیق تشفی و لفظہ سالقہ ہی  
 اگر منظور نظر ہو تو پھر اس لحاظ سے کیا جاو مورخہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۱۱ روز یکشنبہ نقل معلوم  
 آخر مولانا جو بکواب لفظہ ہذا اشرف صدور لایا از زندہ رشید احمد علی عبد اللہ سلام  
 مسنون آنکہ جو کہ زندہ بعد مرض شدید کا امید زلیست نہ تھی اب تندرست ہوا نظر اور  
 قوی صغیف ہوئے لہذا محبت کتب سے مثل عاجز کے ہو گیا اور کوئی ایسا شخص مان میں کہ  
 اعانتہ کرے لہذا نقل دیتے عاجز سے او جلد انجیہ کے بدلے میں پھر اور یا خرید کر انہی کے  
 مسجد میں اگر والد یو دوست ہیں کچھ خرچ نہیں واللہ تعالیٰ اعلم والسلام اگر سب سے تحریر

قساویٰ اسمہ اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح تین مسائل مفصلہ ذیل میں (اولاً)  
 کہنی بیعت کے تکرار شریف یا آیت شریف لکھنا جائز ہے یا نہیں (دوسرے) اسقاط یعنی قرآن شریف اور کچھ فقہی نفل  
 میت کی طرف سے لیکر لینے والا کو حلقہ باندھ کر دین قرآن شریف سے نفع دینا دیرت میں مرتبہ کہو مانا اور اس عمل کو میت کو لکھنا  
 کا کفارہ ہے یا نہیں (۳) میت کا جمعہ کے سیر کر دینا یعنی کوئی شخص بخیر انوار کو نفوت ہو تو بعد دفن اس کے جمعہ کا سیر  
 ملاؤنگو قرآن شریف پڑھنے اس اعتقاد کو پیش کیا کہ انکی موجودگی میں کہ قرآن مجید پڑھتے ہوئے عذاب قرار و سوال جواب  
 منکر مکر تا جمہ نہ ہوگا (۴) مردہ کو قبر میں رکھ کر ایک ایک ٹہنی خاک پڑھ کر لینے مٹی پڑھ کر عمر ایسوں کا قبر کے اندر بار دین  
 میت کے رکھنا بعد قبر کا نہ کرنا۔ (۵) بعد تیاری قبر پر چادر اوڑھنا اور شریعتی اور اسکے اوپر رکھ کر فاتحہ پڑھنا۔  
 (۶) تبریسے چائیں قلم پڑھ کر لینے چکر بہر فاتحہ کا پڑھنا (۷) بعد دفن میت اسکے مکان پر والیوں نا اور ناک کا پڑھنا  
 (۸) محفل میلاد (۹) قیام محفل میلاد (۱۰) گیارہ سو بیسیران میر صاحب کی (۱۱) سویم و چھلم وغیرہ مرد و بوجہ سیرت  
 نہیں ایسے عمل کرے الہ میت کے میت و اہل میت کس قدر تحقیق تو اس کے ہونے یا کہاں تک باعث عتاب بیتوا التوجروا  
 ایچھا امین (۱۲) میت کے کفن پر کلمہ شریف یا آیت شریف لکھنا جائز نہیں کہ زمین امانت کلمہ شریف آیت شریف کی ہی  
 شامی وغیرہ نے اسکو منع کیا ہے (۱۳) اسقاط بیعت گذاشتہ بدعت ہی لکھا ہونکا کفارہ اسکو سمجھنا غلط ہے (۱۴) سیر  
 جمعہ کو سیر کرنا بدعت ہی یہ سمجھا کہ اس طریق سے جمعہ تک میت عذاب قبر و سوال جواب وغیرہ سے محفوظ رہے گا  
 باطل حقیقت ہے (۱۵) اس فعل کے ہی شریعت میں کچھ اصل نہیں وار و مقدمہ کی کہ حاضرین آیت کریمہ صاف خلقنا کم الار  
 پڑھ کر اپنے ناہوں سے قبر میں مٹی ڈالیں (۱۶) چادر اوڑھ کر پڑھ کر فاتحہ پڑھنا ہی خلاف سنت ہی اسوجہ سے بدعت و  
 ممنوع ہے (۱۷) یہ بھی داخل رسم ہے اور بدعت ہی (۱۸) محفل میلاد اگر خالی ہو امور منکر غیر مشروع سے اور یہ پابندی  
 رسم اہل زمانہ تو جائز و مستحسن ہے مگر چونکہ اس زمانہ میں اکثر مجلس اور غیر مشروع سے خالی ہوتی ہے اور اعتقاد  
 لزوم و وجوب کے قلوب میں راسخ ہوتا ہے اسلئے اور حضور و انوار اور حضور و انوار اور حضور و انوار اور حضور و انوار  
 کا جو شرع سے لازم نہیں گویا اشار اس مجلس کا ہو گیا ہے اسلئے بیعت مردہ یہ محفل ممنوع اور بدعتی اور مرکب  
 اور بخیر اسکا لایسے متبع او جاہل نے (۱۹) (۲۰) (۲۱) قیام محفل میلاد کو وقت مخصوص پر ضروری سمجھنا  
 یا مسائل مثل لازم کرنا جیسا کہ مرجع ہے لا اصل ہے شریعت میں اپنی اسے سی کوئی قید لگانا اور امر  
 غیر ضروری کو ضروری خیال کرنا یا مسائل مثل ضروری کے اس کے ساتھ کرنا کچھ ہی بدعت ہی اور ایسی اثر  
 اشارہ فرمایا ہے اس حدیث شریف میں کہ احداث فی امرنا بذا الیس منہ فہو رد اسی بنا پر گیارہ سو بیسیران  
 میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور سوم و چھلم وغیرہ بدعت ہیں کہ یہ قیود اور تخصیصات دین میں اپنی رائے سے لگائی  
 گئی ہیں اور امر مطلق شارع کو مفید کیا گیا ہے ساتھ اوقات مخصوصہ کے اور اس میں طرح طرح کے عقائد و  
 شرع عوام کے قلوب میں راسخ ہیں اسوجہ سے کہ نہوا لا ان امور کا جاہل متبع ہی اور میت کو اس وقت میں  
 کچھ نہیں سمجھتا علیہ السلام کتبہ الاحقر عنہ الدین عقیقہ و دیوبندی (الحجاب صحیح منہ رشید احمد غفرلہ)  
 [احمد رشید] (الاجوبہ صحیحہ محمد شفیع علیہ السلام کتبہ الاحقر عنہ الدین عقیقہ و دیوبندی (الحجاب صحیح منہ رشید احمد غفرلہ)  
 لیسم اللہ الرحمن الرحیم) یہ سب امور جن قیود و مکی ساتھ عجیبے نامائز لکھے ہیں بلایسے عقائد و تحقیق کے نزدیک وقت  
 پاسے جلنے قیود نہ کرنا جائز نہیں کہ میں نے جہان تک کہا اور دریافت کیا وہ قیود اور امور کیسا ہتھ نہیں  
 ہیں نہیں پاسے جاتے شاید عجیبے کہ میں دیکھوں تو غالباً بوجہ عقلیت یا قصبہ و فن کے علما کے ہوں کہ ہر غیر  
 بوقت ہونے اور قیود کو امور بطور عجیبے کے نزدیک ہی موجب ثواب اور خیر و برکت ہیں خیال کو تویر  
 عجیبے امر نہ اچھی طرح ظاہر ہے لیکن عجیبے ہونے کو کہ تصریح اس امر سے کہ بوقت ہونے ان قیود و تکلیف  
 امور موجب ثواب و برکت ہیں سکوت فرمایا ہے بخوف اس بات کے کہ کبھی علوم و مذاہب عجیبے کو  
 سمجھیں اور وہ بعض امور موجب خیر و برکت کہ جو نزدیک فقہاء و محدثین کے سبب و محض موجب ثواب ہیں ہوں





بانی  
مقام  
نہایت  
عظمت

فرشتہ روشنی ہی ہوا ایسا لا للصلو اب شیرینی ہی تقسیم سو جاوے یا کہا نا کہلا دیا جاوے اور وقت ذکر  
ولادت فرشتوں کا کہرا ہو کر دروغوانی کی کیفیت منکر باتباع حدیث سن تشبہ بقور فھو منہم فرشتوں کی  
تشابہ کی نیت سو قیام بھی کر لیا جاوے اور غیرت وجوب گیا ہر سوین سوم جہلم لغرض ایصال ثواب نہ کہ ناموس  
دنیا اگر کیا جاوے عجیب نزدیک اور نیزہ جمع علماء کے یہ سب امور موجب حصول ثواب اور غیرت برکت ہیں  
البتہ یہ جو عجیب کہا ہے (یا معاملہ مثل ضروری کے اس کے ساتھ کرنا) اگر اسکے یہ معنی ہیں کہ عقیدہ ضروری  
سمجھنا جب تو مسلم اور اگر یہ معنی ہو کہ ہمیشہ بلاناغہ کرنا تو اسکو کوئی عالم منع نہیں کر سکتا اور نہ عجیب

اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بذاتہ مراست عمل خیر کو محبوب کہتے تھے پناہ  
مشکوۃ شریفین ہے بروایت متفق علیہ بخاری و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہما قالت  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی اللہ ادو وان قل  
یعنی محبوب زیادہ علون کا اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ نہ جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو واللہ اعلم علم  
حق وہ الباعث العاصی محمد دیدار علی الرضوی الخفی۔ اور زیادہ توضیح ان مسائل کی سہ دلائل اصول  
ہمار سالہ رسول الکلام میں ہے جو بعد آنے ڈالی سو درخواستوں کے انشاء اللہ الغنی فی تحقیقہ والہ  
کتابہ محمد محمد دیدار علی الرضوی الخفی نقیذی

تقریظ طبع از مناظر بے بدل مولوی جمیل حافظ ابو الفتح محمد عبد الحمید یانی تہی مہتمم  
یتیم خانہ اگرہ

رسالہ ہذا تحقیق المسائل مولف علامہ جناب مولوی محمد دیدار علی صاحب الوری رضوی کو اس عاجز ستے  
بعض بعض مقام سے بنظر تحقیق دیکھا و حقیقت مولف جو ایک مشاہیر علماء اور داعین اسلام ہے میں اپنی  
تحقیق میں مدد طلبی رکھتے ہیں رسالہ مذکور کی تعریف سننے سے متعلق نہیں ہے بلکہ دیکھنے ہی پر اور سیکھنے پر  
غالیہ اور مضامین عالیہ کی خوبی و البتہ ہے میرا مشاہدہ تو بیشک اس امر کے تحریر کرنے پر مجبور ہے  
الحق لا یتجاوز عن هذه الرسالہ فماذا بعد الحق الا الضلال اب صرف  
اس عبارت ختم کرنا ہوں کہ اللہ مولف موصوف کو اس کی بخشش اور جہان فشانی کے سزاوارت و سعادت داریں

بانی  
مقام  
نہایت  
عظمت  
بانی  
مقام  
نہایت  
عظمت

اسلوب سے لایا تھا۔ یہاں علی صاحب کمال الکلام میں کلام سید الانام کے ذکر نہیں کیا گیا ہے۔  
 نیز یہ کہ ان کی ہے جسکی قدرت خدا میں ہی استقلال، ماضی، شوق، تہذیب اور اثرات شتیاق مومنین کو کافی شہرہ دس سال سے  
 عزیزین بہر وقت شب طرہ اولی وایہ سورہ غیرہ میں دیر زبور و فساد و ماسکت بمی و غیرہ کہ ہے اب بعد آئے دلیالی میں  
 جو است شایقین کی وایہ کا ارادہ ہے کہ صبر کر دیرہ ماعن کرے بعد تیاری کے انشاء اللہ تعالیٰ کہ آج بچا  
 کر چکی، درخواستیں پہلے آجادیگی، اوکو ۱۲ ارانہ کی گفتاریت سے، ایجاب و یگانہ مقدمہ اول نبوت و امت اصلا میں قول  
 حمید اور اعلیٰ ویت صبر اور ایہ اصول فقر سے موید نظر مسائل مختلف فیہا، مقدمہ دوسرے شہوت اس امر میں  
 کہ جس میر کو سلف صالحین کرس اوکو بھی فقہ میں تھا اس میں کچھ سے چند مسائل فقہ، مقدمہ سوم کوئی مستحب  
 و مستحب ترک کے پہلے سے، دعت نہیں ہوتا ماضی نظر فقرہ او سے تعلق شخص و امر قرآن، حدیث سے ثابت  
 ہو، اوکو نفیلت ہے اور اس امر جو مستحب استحب یا مستحب سے بیان معانی دعت لغت سے اول اصطلاح فقہ  
 اور اس سے اس میں اقوال ان علماء کو تقسیم دعت کے قائل ہیں اور ان علماء کے اقوال بطور ہر دعت کو گمراہی  
 کہتے ہیں اور انہوں کو تو کوئی صبر موافقت معہ دلیل دلائل ہر دو فریق، بیان اول و بیعت کا چیکا ازال اور بیان  
 انامولہ خوا کو ضروری اور قائل اور اب محترم سے نبوت قیام یا انامولہ کا جو مجلس میلاد میں استجاب علیہ علیہ  
 اس معہ بیان دلائل بالعیس قیام و چلم باز دہم، عرس، غیرہ کے نو ذیلین نبوت استجاب قیام کے قرآن اور حدیث  
 محمود اقوال علماء ماتہ اعتراس مدلل بالین کی اثبات قیام میلاد اور ان کے دلائل جو بین قیام کی اور ہر ادکی  
 مدلل جواب اور اس کے ضمن میں سبکت کامل فضائل و دشریفہ اور حیات شہد اول انبیا علیہم السلام کے شعلق اور  
 یہ بیان فضائل کے اور دیرہ عربین مکرین کا زامہ مانا، شرابا و تظاہر غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	حدیث	حدیث	۱	۲	متجب	متجب	۱۶	۱	جہت	جہت
۱	۱۲	راحت	راحت	۵	۲	متجب	متجب	۴	۶	احقر	احقر
۱	۱۱	یشوا	یشوا	۶	۲	ج	ج	۶	۹	نت	نت
۱	۱۵	۷	۷	۱۸	۲	حقیقت	حقیقت	۱۱	۱۹	الوال	الوال